ہفت روزہ

خدام الدین لاہور

بانی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۸ رجب ۱۴۰۳ھ

۲۲ اپریل ۱۹۸۳ء

یکے از مطبوعات [illegible]ن خدام الدین لاہور

ہدیہ
دو روپے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ — حضرت لاہوری قدس سرہ

عَنْ عَائِشَةَ رضؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا ھَلَكَ قُلْتُ اَوَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَّنْ نُوْقِشَ فِی الْحِسَابِ یَھْلِكُ متفق علیہ۔

عائشہؓ سے روایت ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس سے قیامت کے دن حساب لیا جائے مگر وہ ہلاک ہو گا۔ میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا پس قریب ہے کہ اس سے حساب آسان لیا جائیگا آپ نے فرمایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ یہ پیش کرنا ہے لیکن جس کے حساب میں جرح کی گئی وہ ہلاک ہو گا۔

عَنْ عَدِیِّ رضؓ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہٗ رَبُّہٗ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ یَّحْجُبُہٗ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِہٖ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ متفق علیہ۔

ترجمہ: عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے مگر ہر ایک سے اس کا رب کلام کرے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا اور نہ کوئی حجاب ہو گا۔ انسان اپنے دائیں طرف اپنے کئے ہوئے اعمال دیکھے گا اور بائیں بھی اپنے کئے ہوئے اعمال دیکھے گا اور اپنے سامنے سوائے آگ کے اور کچھ نہیں دیکھے گا۔ پس تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَیَسْتُرُہٗ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ حَتّٰی قَرَّرَہٗ بِذُنُوْبِہٖ وَرَاٰی فِیْ نَفْسِہٖ اَنَّہٗ قَدْ ھَلَكَ قَالَ سَتَرْتُھَا عَلَیْكَ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَغْفِرُھَا لَكَ الْیَوْمَ فَیُعْطٰی کِتَابَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الْکُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِھِمْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ ھٰٓؤُلَاءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۔ متفق علیہ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — بے شک اللہ تعالیٰ مومن کو قریب کرے گا پھر اس پر اپنی محافظت رکھے گا اور اسے ڈھانک لے گا پھر کہے گا کیا تو فلاں گناہ کو پہچانتا ہے کیا تو فلاں گناہ کو پہچانتا ہے۔ پھر مومن کہے گا ہاں

(باقی ۱۰ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظامِ شریعت کنونشن اور ہماری ذمہ داریاں

جمعیۃ علماء اسلام (موجودہ نظام العلماء) کا دو روزہ کنونشن ۸، ۹ر اپریل کو اہلسنت و جماعت فرقہ ناجیہ منصورہ کے قدیمی مرکز شیرانوالہ دروازہ لاہور میں بحسن و خوبی انجام پذیر ہوا۔

وقت کم تھا اور اس میں بھی جتنی محنت ممکن تھی وہ نہ ہوئی پھر عین وقت پر بارشوں کا لامتناہی سلسلہ، لیکن بحمداللہ تعالیٰ کنونشن ہوا اور خوب، اس سلسلہ میں جماعت کے بوڑھے جرنیل امام درخواستی زید مجدھم کی محنت و بھاگ دوڑ مثالی تھی۔ انہوں نے کئی دن شبانہ روز محنت کر کے کارکنوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور کارکن جبر و استبداد کے تاریک سایوں کے باوصف جرأت و ہمت کے ساتھ لاہور پہنچے۔

جمعہ کے عظیم الشان اجتماع میں مولانا محمد اجمل خاں صدر مجلس استقبالیہ نے خطبہ استقبالیہ پڑھا، قائد جمعیۃ مولانا عبیداللہ انور نے امیر مرکزیہ کی طرف سے خطبہ صدارت پڑھا، امیر مرکزیہ نے تقریر فرمائی اور افغانستان کے اہلِ علم قائدین نے خطاب کیا۔ مولانا نصراللہ منصور نے مفتی محمود خلد آشیانی کے خط کا حوالہ دیا کہ جنگ افغانستان میں سرپرستی و قیادت حضرت درخواستی کی ہو گی تو بات بنے گی۔ اسی شب شوریٰ کی میٹنگ کے ساتھ ساتھ الگ سے ورکروں کا تربیتی اجتماع ہوا جبکہ اگلے دن صوبہ پنجاب اور مرکز کی جنرل کونسل کے اجلاس ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام کے جیالوں کا جلسہ عام ہوا اور رات کو پھر عظیم الشان جلسہ۔

ہفت روزہ خدام الدین

جلد ۲۸ • شمارہ ۴۲

۲۲ر اپریل ۱۹۸۳ء

رئیس الادارہ

شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مجلس ادارت

مولانا محمد اجمل قادری

محمد سعید الرحمٰن علوی



دفاتر

بدل اشتراک

سالانہ — ۸۰ روپے

ششماہی — ۴۵ روپے

سہ ماہی — ۲۵ روپے

فی پرچہ دو روپے

ان مختلف اجلاسوں کی کاروائی، فیصلے، قراردادیں، اخبارات میں آچکی ہیں۔ ہم نے ایک ایک چیز کو خود دیکھا، جائزہ لیا اور پڑھا —— ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ کنونشن ساکن سمندر میں پتھر پھینکنے کے مترادف تھا اور ابھی سے اس کے اثرات مرتب ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

کنونشن میں دینی جماعتوں کے کنونشن کے انعقاد کا فیصلہ ہوا جو اپنی جگہ بہت خوب ہے، ملک دو راہے پر کھڑا ہے، ناعاقبت اندیش حکومتی طبقہ حال مست ہو کر حالات کو بگاڑنے پر تلا ہوا ہے۔ جرائم کی گرم بازاری کی اسے پرواہ نہیں قادیانی اقلیت ہو یا شیعہ مینارٹی ان کی سرگرمیوں کا اسے احساس نہیں ۲ ماہ سے زائد ہونے کو ہیں ایک مبلّغ ختم نبوّت مولانا محمد اسلم قریشی اغوا ہیں لیکن سیالکوٹ انتظامیہ انہی کے رشتہ داروں کو پریشان کر کے مرزائیوں کو مکھن کھلا رہی ہے —— مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے اور لوگ باگ معاشی پریشانیوں کا شکار ہیں۔ زندگی کے مختلف شعبوں میں دوہرے دوہرے قوانین قوم کو وحدت فکر و عمل سے محروم کر رہے ہیں۔

سیاستدانوں کا ایک طبقہ ایم، آر، ڈی کے حلقہ میں اس طرح پرویا ہوا ہے کہ نہ اس میں اخلاص ہے نہ جذبۂ عمل، اس حلقہ سے متعلق متعدد سیاستدان اس دور میں اسلامی اقدار کے خلاف جس قسم کی گفتگوئیں کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں - وہ جمعیۃ کے دستور شکن حضرات کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ پی، پی، پی کے رہنما راؤ رشید نے جیل سے نکل کر اپنی محبوب ایم - آر - ڈی پر جس طرح نکتہ چینی کی اور مولانا السید حامد میاں نے جس طرح اس کی تائید کی وہ اس ایم، آر، ڈی کے تاریک مستقبل کا منہ بولتا ہے —— دیکھیں —— سینہ چاکان چمن کو کب خیال آتا ہے اور کب گھر کو لوٹتے ہیں؟

ایم - آر - ڈی کے علاوہ سیاست دانوں کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو فوجی جنتا سے نوراکشتی کے عمل میں مصروف ہے - اس پس منظر میں مدت دراز سے حقیقی اصلاح کا کردار ادا کرنے والی جماعت "جمعیۃ علماء اسلام" کی طرف سے یہ کنونشن اور اس میں دینی جماعتوں کا متحدہ اجلاس بلانے کا فیصلہ خوش آئند امر ہے اور یقین ہے کہ ملکی سیاست پر اس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

جماعتی حوالہ سے بزرگ رہنما مولانا حبیب گل کے فارمولے کو جس وسعت ظرفی کے ساتھ منظور کرنے کا اعلان ہوا اس سے بہی خواہانِ جماعت کو بے حد خوشی ہوئی۔ افسوس کہ قانون شکن حضرات نے اس کا خیر مقدم نہ کیا اور اس مخلصانہ جذبہ کی ناقدری کی، مزید ستم یہ ہے کہ ایک ایسے بزرگ جن کا جماعت میں عملی رول نہ ہونے کے برابر ہے انہوں نے اپنے گروپ (؟) کے اجلاس شوریٰ سے قبل ہی اسے مسترد کر دینے کا اعلان کر کے مصالحت کی راہیں مسدود کر دی ہیں —— لیکن کارکنان عزیز کو چاہیئے کہ وہ اس سے بددل نہ ہوں —— الحمد للہ آپ کا گھر سلامت ہے، آپ کے پاس جی دار، حوصلہ مند اور بیدار مغز قیادت موجود ہے آپ کا حسین ماضی ہے، روشن مستقبل بھی آپ کا ہو گا۔ آپ لاہور کنونشن کے فیصلوں کی روشنی میں اپنے آپ کو منظم کریں —— سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں دل برداشتہ کارکنوں کو آمادۂ عمل کریں صوبائی اور اضلاعی سطح پر ہونے والے کنونشنوں کے لئے ابھی سے جد و جہد شروع کر دیں اور سراپا عمل و کردار بن جائیں —— رہ گیا دوسرا

(باقی ۷ پر)

خطبۂ جمعہ

ضبط و ترتیب : ادارہ

عورت کی شہادت

(گذشتہ سے پیوستہ)

جانشینِ شیخ التفسیر رح حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم العالیہ

تفسیری آراء

قدیم و جدید تفاسیر کو آپ دیکھیں تو اس آیت کے ضمن میں مفسرین یک زبان نظر آئیں گے۔ حافظ ابن کثیر الدمشقی اپنی معرکۃ الآرا تفسیر میں رقم طراز ہیں:-

"دو عورتوں کو ایک مرد کے قائم مقام اس لئے ارشاد فرمایا گیا ہے، کہ عورت خلقاً ناقص العقل واقع ہوئی ہے۔"

(ص ۳۵۵ ج ۱ عربی ایڈیشن مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء)

اور نقصان عقل کی وضاحت میں انہوں نے آنحضرت ختمی مرتبت قائدنا الاعظم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد گرامی بحوالہ امام مسلم رح رحمہ اللہ تعالیٰ نقل کیا —— راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں —— ارشاد ہے:-

"آپ نے عورتوں کو صدقہ اور کثرت استغفار کی نصیحت کی اور فرمایا کہ میں نے تم میں سے اکثر کو اہل نار دیکھا ہے۔ کسی عورت نے وجہ معلوم کی تو فرمایا کہ لعنت ملامت کی کثرت اور خاوند کی نافرمانی تم میں سے اکثر کی سرشت ہے اور تم سے زیادہ کسی کو عقل و دین کے اعتبار سے بھی ناقص نہیں پایا۔ کسی نے عقل و دین کے نقصان سے متعلق سوال کیا تو فرمایا تم میں سے دو کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے —— یہ تو عقل کا نقصان ہے —— اور دین کا نقصان یہ ہے کہ (بلوغت اور بڑھاپے کے درمیان) تم میں سے ہر کسی پر ایسا وقت آتا ہے کہ ہر ماہ کچھ دن کی نمازیں نہیں پڑھ سکتیں۔ اور رمضان میں کچھ دن کے روزے قضا کرنا پڑتے ہیں۔"

اسی طرح علامہ زمخشری نے کشاف ج اول ص ۳۳۴ میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخصوص حالتوں میں عورت کی گواہی کا اعتبار ہے (جس کا ذکر آگے آئے گا)

(مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

یہی حال الشیخ ابی عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی کا ہے انہوں نے اپنی عظیم الشان تفسیر الجامع لاحکام القرآن ج ۳ ص ۳۹۱ مطبوعہ احیاء التراث العربی بیروت میں دو مردوں کی عدم موجودگی میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو جمہور کا قول لکھا ہے۔ جدید تفاسیر میں الامام الشیخ محمد عبدہٗ جیسے روشن دماغ مصری عالم کے تلمیذ رشید علامہ السید رشید رضا مصری کی تفسیر "المنار" بڑی اہم ہے۔ دار المعرفۃ بیروت کی مطبوعہ المنار کی ج ۲ ص ۱۲۴ پر ایک مرد کے مقابلہ میں دو عورتوں کی گواہی کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"جہاں تک معاملات مالیہ وغیرہ

کا تعلق ہے یہ چیزیں عورت کے حالات کے مناسب ہی نہیں، ان معاملات میں وہ ضعیف واقع ہوئی ہے۔ گھریلو معاملات اصل میں اسکا وظیفۂ حیات ہیں اور یہ ایسے ہی ہیں جیسے بعض امور مخصوص طور پر عورت کا خاصہ ہیں ان میں مرد صفر ہیں۔ رہ گیا عصر حاضر میں گنی چنی خواتین کا ایسے معاملات میں اشتغال تو ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے کہ احکام میں اصل بات اکثریت کی ہے۔

اسی طرح جدید تفاسیر میں التفسیر الواضح بڑی اہم ہے — جو جامعۃ الازہر کے کلیہ اصول الدین کے دکتور محمد محمود حجازی کے قرآنی ذوق کا شاہکار ہے۔ اس میں بھی "المنار" کے قریب قریب لکھا گیا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ عورت و مرد کا میدان جدا جدا ہے۔ (ج ۲ ص ۳ مطبوعۃ المطابعۃ الحدیثۃ القاہرہ ۱۹۷۹ء)

امام جصاص کے فرمودات

یہ گفتگو جو آپ نے ملاحظہ کی حصول مدعا کے اعتبار سے بڑی کافی ہے۔ تاہم حجۃ الاسلام ابی بکر احمد بن علی الرازی الجصاص الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور و معروف کتاب احکام القرآن میں اس مسئلہ پر خوب بحث کی ہے اور شہادت و گواہی کے معاملہ میں عورت کے دائرہ عمل کو اچھی طرح واضح کیا ہے۔ انہوں نے ایک مرد کے بالمقابل دو عورتوں کی گواہی پر امت کا اجماع و اتفاق نقل کیا — اس کے بعد انہوں نے اس مسئلہ پر گفتگو کی ہے کہ قرآن کی اس آیت کا تعلق مالی امور سے ہے۔ ان امور کے علاوہ باقی معاملات کی کیا صورت ہے؟ چنانچہ حضرات ائمہ احناف قدس سرہم کا نقطہ نظر یہ بیان کیا گیا ہے کہ حدود و قصاص کے علاوہ سارے حقوق میں عورت کی گواہی قبول کی جائے گی۔

اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح اور طلاق کے معاملہ میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقد کے معاملہ میں عورتوں کی شہادت قبول کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالہ سے (شیخ الصحابہ) نکاح و طلاق اور عتق (آزادی) میں عورتوں کا مرد کے ساتھ گواہی دینے کو جائز و درست لکھا ہے۔ امام ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی حدود و قصاص کے سوا باقی معاملات میں عورتوں کی گواہی معتبر مانتے ہیں۔ غیر مالی معاملات میں عورتوں کی گواہی کے معتبر ہونے سے متعلق انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے رسول کریم علیہ السلام کا ارشاد بھی نقل کیا (عربی ایڈیشن مطبوعہ سہیل اکادمی لاہور ۱۹۸۰ء)

فقہی تصریحات

قدوری ہمارے یہاں درس نظامی میں بالکل ابتدا میں پڑھائی جانے والی فقہ کی معتبر ترین اور مختصر و سہل کتاب ہے اس کے باب الشہادات میں خاصی تفصیل ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شہادت کے چند درجات ہیں۔ ایک تو زنا جیسے شنیع جرم کی گواہی ہے، اس میں عورت کی گواہی معتبر نہیں ہوتی اور مرد چار ہوں تب بات بنتی ہے۔ اس کے بعد باقی حدود و قصاص کا معاملہ ہے جہاں دو مردوں کی گواہی کافی ہے۔ لیکن عورت کی گواہی یہاں بھی معتبر نہیں۔ ان کے سوا جو حقوق ہیں۔ مالی یا غیر مالی ان میں دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی درست ہے۔ صاحب قدوری نے تشریح کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"قطع نظر اس کے کہ وہ حق مال کا ہو یا کچھ اور جیسے نکاح، طلاق، وکالت، وصیت، ولادت، بکارت اور عورتوں کے جملہ معاملات جن سے مرد آگاہ نہیں ہوتے ان میں

محض ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔" (عربی ایڈیشن مکتبہ امدادیہ ملتان ص ۲۱۳)

الغرض، کسی قدر اختصار و جامعیت کے ساتھ چند ضروری گذارشات پیش کر دی گئی ہیں اور اس کا مقصد محض نصیحت و خیر خواہی ہے اور اپنی قابل احترام ماؤں بہنوں کو یہ سمجھانا مقصود ہے کہ دین فطرت اسلام کے احسانات کو یاد کریں اور اس کے عطا کردہ حقوق سے بلاحیل و حجت فائدہ اٹھائیں لیکن شرعی حدود سے باہر نہ جائیں۔ اسلام نے آپ کو مقدس رشتوں کی لڑی میں پرویا ہے۔ آپ ماں، بہن، بیوی اور بہو بیٹی کے روپ میں سامنے آئیں جنس بازار نہ بنیں۔ اغراض پرست طبقات آپ کی آڑ میں اپنی دکان سیاست چمکانا چاہتے ہیں۔ یہ بزدل و بے حمیت و بے غیرت جن حقوق انسانی کا راگ الاپتے ہیں۔ ان کے حصول کے لئے ڈرائنگ روم میں سگریٹ کے دھوئیں کے مرغولے چھوڑ کر انقلاب کی باتیں کرتے ہیں لیکن ان میں حوصلہ نہیں، سکت نہیں — حقوق کے حصول کا ڈھنگ انہیں معلوم نہیں۔ مقاصد عالیہ کے لئے قربانی و ایثار کے جذبہ سے یہ لوگ عاری ہیں لیکن آپ کی آڑ میں بے چینی و اضطراب پیدا کرنا چاہتے ہیں، آپ اپنی قدر و منزلت کو پہچانیں۔ رب کائنات سے جنگ مول نہ لیں اور شرافت و وقار کے ساتھ زندگی گذاریں اور اس پہلو پر بھی نظر رکھیں کہ شہادت بڑا کٹھن مرحلہ ہے۔ اس سے حتی الوسع گریز ہی بہتر ہے نہ کہ آ بیل مجھے مار کا مصداق خواہی نخواہی آپ اس کے لئے دُبلی ہوتی پھریں اور وہ بھی حدود اللہ کو پامال کر کے!

مجھے امید ہے کہ میری مختصر گذارشات بالخصوص میری بہنوں کے لئے تسلی کا باعث ہوں گی اور اسلامی اقدار سے برگشتہ مردوں کی بھی آنکھیں کھل جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے اور ہدایت کی حقیقی سعادتوں سے نوازے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بقیہ : اداریہ

گروپ (۹) تو ہم ان سے درخواست کریں گے کہ اب جب کہ ایم۔آر۔ڈی کے لیڈر مسلسل اسلام کے خلاف ہذیان گوئی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اس کے جذبہ عمل سے آپ بھی مایوس ہیں تو جماعت کے ایک بوڑھے رہنما مولانا حبیب گل کی بات پر کان دھریں — اور کھلے دل کے ساتھ گھر واپسی کا پروگرام بنائیں آپ کی عظمتوں میں اس سے اضافہ ہوگا کمی نہ ہوگی۔

بہر طور

کنونشن کے فیصلوں کی روشنی میں، حکومت، سیاسی اکابرین اور جماعتی کارکنوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ ہونا چاہئے — بالخصوص جماعتی کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اکابر و اسلاف کی روایات کی روشنی میں انقلابی سیاست کے علمبردار بن کر ملک کے بگڑتے ہوئے حالات کو درست کرنے کا عزم کریں، آگے بڑھیں، منظم ہوں، وحدت فکر و عمل کا مظاہرہ کریں اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے غازی علم دین اور غازی الٰہی بخش بن جائیں کہ زندہ قوموں کا یہی شیوہ ہے۔

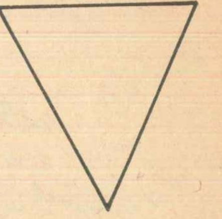
اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل بے پایاں سے مخلصانہ جد و جہد کی توفیق دے — آمین بحرمۃ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

فقیر علوی

۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۳ھ

آیت کریمہ

مورخہ ۱۷ر اپریل بعد نماز مغرب پڑھی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ



محمد سعید الرحمٰن علوی

قناعت

نشریہ ریڈیو پاکستان
۲۸ مارچ ۱۹۸۳ء
شام ۵ بجے

بعد از خطبہ مسنونہ :-

عباد الرحمٰن یعنی اللہ کے بندوں کا کیا حال ہونا چاہیئے، اور انہیں کن صفات سے متصف ہونا چاہیئے؟ اس کے متعلق قرآن و سنّت میں واضح ہدایات موجود ہیں — جو اوصاف عالیہ اور اخلاق حسنہ بندہ مومن کے لئے مطلوب ہیں اور جن کو اپنا کر بندۂ مومن حقیقی معنوں میں "عباد الرحمٰن" بن جاتا ہے ان میں سے ایک صفت "قناعت" ہے جس کا ذکر آج کی محفل میں مقصود ہے۔

اس سے پہلے کہ اس سے متعلق کچھ عرض کیا جائے اصولی طور پر یہ بات سماعت فرما لیں کہ حضور نبی مکرم قائدنا الاعظم الاکرم محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرائض میں "تزکیہ" کا جو ذکر آتا ہے اس میں اخلاق کی اصلاح اور درستی کو خاص اہمیّت حاصل ہے اور حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی کہ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق کہ میں اخلاقی خوبیوں کو درجۂ کمال تک پہنچانے کی غرض سے مبعوث ہُوا ہوں۔ اسی ذمہ داری کی طرف اشارہ ہے۔

"تم میں سے اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں"۔ کامل ایمان والے وہ ہیں جو زیادہ با اخلاق ہیں"۔ مجھے زیادہ محبوب وہ ہیں جو بلند اخلاق ہیں" اور "قیامت کے دن اس کی نشست میرے زیادہ قریب ہوگی جو زیادہ صاحب اخلاق ہے"۔

ان سب احادیث مبارکہ سے اسلام میں اخلاق کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور امام احمد رحمہ اللہ تعالےٰ کے نقل کردہ اس ارشاد کو سامنے رکھیں — جو ام المومنین سیدۂ کائنات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی روایت سے بصورت دعا منقول ہے تو اس خوبی و کمال کی اہمیت خوب نکھر کر سامنے آ جائے گی۔ صاحبِ خُلقِ عظیم علیہ السلام بارگاہِ مولائے کائنات جل و علیٰ مجدہ میں عرض کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ اے مجھے ظاہری حسن و جمال سے آراستہ فرمانے والے میرے خالق! میرے اخلاق و عادات کو بھی خوبصورت و پاکیزہ بنا دے — اور نامناسب نہ ہوگا کہ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ذریعہ وہ دعا بھی نقل کر دی جائے جو نماز کے ساتھ حضور علیہ السلام لازماً مانگتے :-

وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ۔

"اے اللہ! مجھے بہتر سے بہتر اخلاق کی رہنمائی فرما کہ ان کی رہنمائی تیرے بغیر کوئی نہیں کر سکتا اور بُرے اخلاق کو مجھ سے ہٹا دے اور تیرے بغیر ان کو کوئی ہٹا نہیں سکتا —

امام المعلمین علیہ التحیّۃ والتسلیم کی دعاؤں کا انداز اور ان کی روح جو امتی محسوس کریگا اسے اس جوہر حیات یعنی اخلاق عالیہ و اوصاف حسنہ کا اندازہ ہو سکیگا اور وہ اپنے آپ کو ان خوبیوں سے متّصف کرنے کی بہر طور کوشش

کرے گا۔ جب کوشش ہوگی تو اللہ تعالےٰ سرفراز فرمائیں گے کہ کوشش پر اجر کا مرتب کرنا ان کا وعدہ ہے وکان وعد اللہ حقّاً — اب آئیں قناعت کی طرف جس کا دوسرا عنوان استغناء بھی ہو سکتا ہے اور جو ضد ہے حرص و طمع کی — ایک خادم دین کے بقول قناعت و استغناء نام ہے اس چیز کا کہ بندہ کو جو ملے اس پر راضی و مطمئن ہو جائے اور زیادہ کی حرص و لالچ نہ کرے۔

قناعت و استغناء کی یہ وہ جامع اور خوبصورت تعریف ہے جس سے زیادہ جامع تعریف ممکن نہیں — اس صفت و خوبی کے متعلق حضور نبی مکرم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما ہیں۔ ارشاد ہے :-

"وہ بندہ کامیاب و بامراد ہُوا جس کو ایمان کی حقیقت نصیب ہوئی اور اس کو بقدر کفاف روزی ملی اور اللہ تعالےٰ نے اُس کو اس قدر قلیل روزی پر قانع بھی بنا دیا"

گویا دولتِ ایمان، دنیا میں گذارے کا سامان اور دل کو قناعت و طمانیت نصیب ہو جانا، اللہ تعالےٰ کا بڑا ہی عطیہ اور اس کا خصوصی کرم ہے کہ حضور علیہ السلام اسے کامیابی و فلاح کا زینہ بتا رہے ہیں۔ سچ پوچھیں تو اس نعمت کے نتیجہ میں انسان کو وہ زندگی نصیب ہو جاتی ہے جس سے زیادہ پُرمسرت زندگی کا تصور نہیں۔ ایک فقر و فاقہ کا مارا ہُوا انسان اس دولت کے صدقہ ایسا ہو جاتا ہے کہ بقول ایک عارف ؎ ایں کیمیائے ہستی قاروں کند گدا را — کا مصداق بن جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی کے پاس دولت کے ڈھیر ہیں۔ لیکن قلبِ قانع اور دلِ مطمئنہ میسّر نہیں اور وہ شخص حرص و طمع کا مریض ہے اور ھَلْ مِنْ مَّزِیْد کی جہنمی خواہش اس کی عادت بن گئی ہے تو اسے زندگی کا اطمینان اور آسودگی کبھی نصیب نہ ہوگی۔ سید الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتنی بلیغ بات ارشاد فرمائی —

لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعُرُوْضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔

کہ دولت مندی کا راز مال و اسباب میں نہیں بلکہ یہ گنج گرانمایہ دل کی بے نیازی کا نام ہے۔ حکیم شیراز سعدی علیہ الرحمہ نے ؎ توانگری بدل است نہ بمال میں اسی حدیث نبوی کے مضمون کو دہرایا ہے نبی اکرم علیہ السلام نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ کیا کثرتِ مال کا نام تونگری ہے؟ ان کا جواب وہی تھا جو عام طور پر دیا جا سکتا ہے یعنی "جی ہاں"۔ تین مرتبہ استاذِ مکرم نے سوال دہرایا۔ اور تین ہی مرتبہ شاگرد نے وہی جواب عرض کیا لیکن سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ابوذر خوب سمجھ لو۔ اَلْغِنٰی فِی الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فِی الْقَلْبِ کہ اصلی تونگری و غناء اور حقیقی محتاجی و فقر دونوں ہی دل سے متعلق ہیں۔ گویا واضح کر دیا کہ کسی کروڑپتی، صاحب سرمایہ و جاگیر کا دل حرص و طمع کی آگ میں جل رہا ہے اور اس کا جذبہ زر اندوزی کسی سٹیج پر نہیں تھمتا۔ تو ایسا شخص اپنے تمام تر تمول و سرمایہ کے باوصف حقیر و فقیر ہے لیکن ایک بوریہ نشین، نانِ جویں کا محتاج اور غریب بے نوا جو حضوری قلب کی دولت بے کراں کا مالک ہے وہ فی الحقیقت غنی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے جلیل المرتبت صحابی سے منقول ہے کہ بعض حضرات نے سرکار مدینہ سے کچھ مانگا تو آپ نے دے دیا۔ بار دگر ایسا

ہی ہؤا حتی کہ تیسری مرتبہ دینے کے بعد آپ کے پاس موجود مختصر اندوختہ ختم ہو گیا تو اپنے ان سائلین سے فرمایا جو میرے پاس ہوگا یا کہیں سے آئے گا وہ میں بچا کر نہیں رکھوں گا لیکن یہ بات بگوش ہوش سن لو کہ اس طرح آسودگی و طمانیت نصیب نہیں ہوتی۔ بلکہ قانونِ قدرت یہ ہے کہ جو ہاتھ پھیلانے سے اپنے آپ کو بچائے گا تو اللہ تعالےٰ اس کی مدد فرمائیں گے اور اس کو ذلتِ سوال سے محفوظ رکھیں گے اور جو بندوں سے اپنی محتاجی کو چھپائیگا اللہ تعالےٰ اسے بے نیاز کر دیں گے اور جو شخص کسی کٹھن موقعہ پر اپنی طبیعت کو صبر کا خوگر بنائے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے توفیق صبر عطا فرما دیں گے۔ گویا مَنْ جَدَّ وَجَدَ کے بقول آپ جس رُخ چلیں گے اس رُخ چلنا حضرت حق آسان فرما دیں گے۔ سوال کی ذلت کا کوئی عادی بنے گا تو ایسا ہی ہو جائیگا، اور اپنے کو بچاتے گا تو بچ جائیگا۔

اسی طرح کا واقعہ دوسرا حدیث میں ہے۔ جس میں آپ نے سائل کو دیا اور بار بار لیکن نصیحت فرمائی کہ عزیز من! جہاں تک مال کا تعلق ہے وہ بہرطور لذیذ و شیریں ہے اور جو شخص حرص و طمع کے بغیر اس کو لے وہ برکت حاصل کرے گا۔ لیکن جس کا دل حرص و طمع کی آماجگاہ بن جائے گا وہ جوع البقر کے مریض کی مانند ہو گا جس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ پھر آخر میں ہے اس سائل یعنی حکیم بن حزام پر کہ اس کے بعد کبھی کسی سے سوال نہ کیا۔ حتی کہ خلافت کے دورِ سعادت میں وظیفہ تک قبول نہ کیا۔

اور آخر میں خطبہ نبوی کے وہ الفاظ سن لیں جن میں آپ حرص و طمع کو پہلی قوموں کے زوال و ادبار کا باعث قرار دیا، اور فرمایا کہ اس سے بخل اور بدکاری نے رواج پکڑا اور یہ کہ سب سے بری بات حرص و بزدلی ہے —— اس لئے آپ کے سچے نام لیواؤں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر قناعت و سیرچشمی کا جوہر پیدا کریں اور حرص و طمع سے بچ کر حقیقی معنوں میں اللہ کے بندے بن جائیں۔

اللّٰھم وفقنا لما تحب و ترضی

ستاروں کے منحوس اثرات

کو زائل کرنے کے لئے جواہرات کا استعمال نہایت ضروری ہے لہذا نگینے ہم سے حاصل کریں نیز سونے چاندی کے زیورات آرڈر دینے پر تیار کئے جاتے ہیں سونے کی خاص گارنٹی مزدوری میں زبردست رعایت۔

نیو افضل جیولرز

ناظم آباد، تاجپورہ نزد ٹیلیفون ایکسچینج لاہور

بقیہ: احادیث الرسولؐ

اے میرے رب! یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اس کے سب گناہوں کا اقرار کرا دے گا۔ اور مومن دل میں خیال کرے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیرے گناہ دنیا میں ڈھانک دئیے تھے اور آج میں تیرے سارے گناہ بخشتا ہوں پھر اُسے نیکیوں کا عملنامہ دے دیا جائے گا اور اس پر کافر اور منافق انہیں تمام لوگوں کے سامنے پکارا جائے گا۔ (اور کہا جائے گا) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ خبردار ظالموں پر

اعلان

آئین شریعت کنونشن منعقدہ ۸-۹ راپریل کے دوران دفتر خدام الدین سے کسی نامعلوم صاحب نے رسید بک نمبر ۵۵ چوری کر لی ہے۔ رسید بک میں رسیدات نمبری ۵۴۴۰ تا ۵۵۰۰ خالی ہیں۔ براہِ کرم جس صاحب کو ان نمبرات میں سے کسی نمبر کی رسید کوئی شخص بھی دے اُس کو فوراً حوالہ پولیس کیا جائے اور ساتھ ہی اطلاع دفتر خدام الدین میں دی جائے۔ تھانہ یکی گیٹ لاہور میں رسید بک کی چوری کی رپٹ درج کرا دی ہے۔

(ناظم دفتر خدام الدین)

ایران عراق جنگ میں اسرائیل کا کردار

لندن سے شائع ہونے والے عربی ہفت روزہ "المجلۃ" نے حال ہی میں ایران اسرائیل گٹھ جوڑ اور فوجی سمجھوتے کے سلسلہ میں کچھ تعجب خیز انکشافات کئے ہیں، انکشافات یقیناً تعجب خیز ہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق ایک ایسے ملک سے ہے جو اسلامی انقلاب کا دعوے دار ہے، اور اسلام دشمن عناصر خاص طور سے امریکہ اور اسرائیل سے عداوت کا عربوں سے زیادہ مظاہرہ کرنے والا، لیکن یہ بیسویں صدی ہے جس میں ہر ناممکن، ممکن اور ہر مستبعد غیر مستبعد ہے خدام الدین کے قارئین کی واقفیت کے لئے اس مضمون کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

المجلۃ کو باوثوق ذرائع سے ایسی دستاویزات حاصل ہوئی ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیل اور ایران کے درمیان عراق کے خلاف جنگ میں ایران کی دفاعی پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے اسلحہ کی خریداری کے سلسلہ میں مذاکرات ہوئے ہیں۔ اگرچہ امریکہ ایران کو اسلحہ سپلائی کرنے کا سخت مخالف ہے، اور اسرائیلی وزیر دفاع اریل شارون، کو امریکی حکومت کی جانب سے اس سلسلہ کو منقطع کرنے کا کئی بار حکم دیا جا چکا ہے، لیکن اسرائیل امریکہ کی اس شدید مخالفت کے باوجود اپنے موقف پر قائم ہے۔

ایک امریکی ٹیلیویژن کی رپورٹ کے مطابق چند ہفتے قبل ایک سہ رُکنی ایرانی وفد نے اسرائیلی ذمہ داروں سے اسرائیلی فوجی ایرپورٹ پر اسلحہ کی خریداری کے سلسلہ میں ملاقات کی جس میں پچاس ملین ڈالر کی رقم سے اسلحہ کی خریداری طے پائی۔ امریکی ٹیلیویژن نے اس کا انکشاف کیا کہ ان فروخت ہونے والے ہتھیاروں میں ایک بڑی مقدار ان ہتھیاروں کی ہے جو اسرائیل نے جنوبی لبنان میں فلسطینی کمین گاہوں پر حملہ کر کے اور فلسطینی مظلومین کے خیموں میں لوٹ مار مچا کر حاصل کئے تھے، ان ہتھیاروں میں روسی ساخت کے راکٹ لانچرس اور کاتوشیا توپیں اور R.B.G.7 رائفلیں اور اس کے علاوہ بڑی مقدار میں دوسرا فوجی ساز و سامان اور گولہ بارود ہے۔

معمول کے مطابق یہ ایرانی وفد جس نے اسرائیلی ذمہ داروں سے گفتگو کا کام انجام دیا تین افراد پر مشتمل تھا، جن میں دو افراد کا تعلق ایرانی فوج سے تھا، اور ایک "انقلابی گارڈ" سے تعلق رکھتا تھا، اس سے اسرائیلی انٹیلیجنس کا یہ دعویٰ کہ اسرائیل ایرانی افواج کو فوجی مدد دے کر طہران میں قائم حکومت کو گرانا اور وہاں سیاسی نظام کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے باطل ہو جاتا ہے۔

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ "انقلابی گارڈ" کا تعلق براہِ راست ان لوگوں سے ہے جو دوسرے ممالک میں اسلامی انقلاب لانے کا نعرہ دیتے ہیں اور عراقی سرزمین پر ایرانی حملوں کے پیچھے کار فرما بھی انقلابی گارڈ ہیں۔

ایرانی فوج کو عراق پر حملہ سے قبل جو کامیابیاں حاصل ہوئیں وہ اس انتہا پسند بازو کی مرہون منت ہیں جس کی قیادت بری جنرل، صیاد شیرازی کر رہے ہیں، جنرل شیرازی کو گذشتہ مارچ، "شوش" اور "دزفول" کے علاقوں میں عراقی فوج کی پسپائی سے پہلے ایک ریٹائرڈ اسرائیلی جنرل "یعقوب یعازی" کے ساتھ دیکھا گیا تھا جنرل "یعازی" ان فوجی مشیروں میں سے ہیں جن کو اسرائیل نے ایران عراق جنگی امور میں ایران کی مدد کے لئے ایران بھیجا تھا۔ اور جن میں زیادہ تر ریٹائرڈ تجربہ کار کمانڈر تھے۔

ایران کو اسرائیلی مشیر بھیجنے کا معاہدہ اس وقت ہوا جب ایرانی صدر ابوالحسن بنی صدر جو ایرانی فوج کے کمانڈر انچیف بھی تھے، ایران کے صدر تھے، اس کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان معاہدوں اور فوجی سمجھوتوں کا سلسلہ

چل پڑا، اور مختلف معاہدے اور سمجھوتے عمل میں آئے، سب سے پہلا اور اہم معاہدہ اسلحہ کی سپلائی کا تھا، اس معاہدہ کے تحت اسرائیل نے ایف ۱۴، اور ایف ۶، امریکی ساخت کے جہازوں کے پارٹس، مختلف راکٹ، توپیں اور امریکی ہی ساخت کے ٹینکوں کے پُرزے ایران کے حوالے کئے۔

ایران اسرائیل معاہدوں میں ایک معاہدہ یہ بھی تھا کہ اسرائیل اسلحہ کے یورپی تاجروں سے ایرانی حکومت کا سودا طے کرائے گا اور حتی الامکان اس معاملہ کو آسان اور سہل بنانے کی کوشش کرے گا، اس کے علاوہ اسرائیل نے غیر یورپی دارالسلطنتوں میں اسلحہ کی خریداری کے لئے اپنے ایجنٹ پھیلا رکھے ہیں، وہ ایران کے لئے اسلحہ کی خریداری کا کام انجام دیں گے اور تمام تجارتی امور خود ہی نمٹانے کی کوشش کریں گی۔

ادھر بغداد نے جب مسئلہ کی یہ نوعیت دیکھی تو اس کو اسی میں مصلحت نظر آئی کہ پوری پوری منڈیوں کی بولی لگا دے اور تمام کا تمام اسلحہ بازاروں سے اٹھوا لے، تاکہ ایرانی ذمہ داروں اور اسرائیلی ایجنٹوں کو اسلحہ کی خریداری کا کوئی موقع ہی نہ مل پائے، لیکن عراق یورپی ممالک سے اسلحہ لیتا ہے جبکہ ایران بلیک مارکیٹ سے اسلحہ حاصل کرتا ہے۔

برطانوی اخبارات "ٹیلیگراف" اور "فلائیٹ" نے ایک اور ایرانی سازش بے نقاب کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ عراقی ایٹمی بھٹی کو تباہ کرنے کے لئے ایران اسرائیل کے درمیان رازوں کا تبادلہ ہوا تھا اور یہ تبادلہ گذشتہ سال اسرائیلی جہازوں کے (جن کا نشانہ عراقی بھٹی تھا) بغداد جانے سے قبل ہوا تھا۔

ان اخبارات نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایران نے عراق ایٹمی بھٹی کی تقریباً سو سے زائد مختلف زاویہ سے لی گئی تصویریں اسرائیل کو مہیا کیں۔ جو ایران نے عراقی دارالسلطنت پر پرواز کرتے ہوئے لی تھیں۔

یورپ میں باقی ایرانیوں نے انکشاف کیا ہے کہ ایرانی قیادت نے اس سلسلہ میں یہ فتویٰ دیا ہے کہ اسرائیل پر ایران کا جو قرض شاہ کے زمانہ سے لگا چلا آرہا ہے، اس کے وصول کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ اس سے ہتھیار کی شکل میں وصول کیا جائے۔

مصر کا موقف

مجلہ نے جہاں اور حقائق کی طرف اشارہ کیا ہے وہاں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ مصر نے ایران کو مسلح کرنے کی اس اسرائیلی اسکیم کو ناکام بنانے کے لئے امریکہ سے مداخلت کی درخواست کی تھی، اور اسرائیل کے باز نہ آنے کی صورت میں اس کی فوجی امداد میں تخفیف کرنے کی تجویز رکھی تھی، کیونکہ وہ زائد اسلحہ ایران چلا جاتا ہے، لیکن ان تمام درخواستوں کے باوجود امریکی موقف میں کوئی تبدیلی عمل میں نہیں لائی گئی اور بجائے تخفیف کے اضافہ کی شکل میں مصری تجویز کا جواب دیا گیا۔

ایک امریکی سرکاری رپورٹ میں (جو ابھی حال ہی میں شائع ہوئی ہے) اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ اسلحہ جو امریکہ نے اس سال کے ابتدائی چار مہینوں میں مدد کے طور پر دیئے تھے وہ ۲۱۷ ملین اور ۶۹۵ لاکھ ڈالر کی مالیت کے تھے اور یہ مالیت ۸۰ء میں چار مہینوں میں اسرائیل کو دیئے گئے امریکی اسلحہ کی مالیت سے دس گنا زیادہ ہے، اس سے جو نتیجہ برآمد ہوتا ہے واضح ہے۔

اسرائیل جانے والے تجارتی وفود کے لئے لندن مرکزی اسٹیشن کی حیثیت رکھتا تھا، جہاں کا قیام ہر ایرانی وفد کے لئے ضروری اور لازمی تھا، پہلا وفد گذشتہ مئی کو لندن پہنچا، وہ چار افراد پر مشتمل تھا۔ ایرانی فوج اور انقلابی گارڈ دونوں کی نمائندگی اس کو حاصل تھی۔ چند روز لندن میں اس کا قیام رہا۔ اسرائیل جانے سے پہلے اس نے کیا سرگرمیاں دکھائیں اس کا علم نہیں ہوسکا۔ البتہ یہ وفد اسرائیلی کمپنی "العال" کے جہاز سے اسرائیل گیا۔ ان کے ایرانی فرضی پاسپورٹ تھے، جن پر یہودیوں کے نام درج تھے، یہ پاسپورٹ جب تجدید کے لئے دوبارہ لندن کے ایرانی سفارت خانہ میں دئے گئے تو ضبط کر لئے گئے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان پر یہ نام درج ہیں۔ لولاجی، اسحاق حمدی، نیلوفری، جو کہ دراصل یہ تھے۔ محمد مقدم، شفیعی، محسن رضائی۔ ان لوگوں کی تصویریں ایک مخبر نے ہوائی جہاز کے روانہ ہونے سے پہلے لی تھیں یہ جہاز فلائٹ نمبر ۲۱۶ ساڑھے چار بجے بعد ظہر روانہ ہوا۔

دوسرا وفد جو جون میں لندن پہنچا۔ اس میں شہیدی، حسن مقدم (ہوائی فوج سے متعلق) اور کیوان اور حجۃ الاسلام حسن روحانی فوج کے نظریاتی شعبہ کے صدر تھے۔ مجلہ کو اس کی بھی اطلاع ملی ہے کہ اس وفد نے مزید اسلحہ کی خریداری کے لئے ایک یہودی کمپنی

سے بھی بات چیت کی، اس یہودی کمپنی جس کا نام "ساتیاغ" ہے، مرکز سوئزرلینڈ میں دیوریخ میں ہے۔ اس کی شاخیں "پیرس" اور "موزان" کے علاوہ دوسرے کئی غیر یورپی شہروں میں بھی ہیں۔ اس کمپنی کے ڈائرکٹیٹ میں 'بارک برو باھز' نامی یہودی ہے۔ جس کا قیام اکثر سوئزرلینڈ میں رہتا ہے۔

مذکورہ بالا کمپنی کے ساتھ گفت و شنید میں ایک "علی راغبیان" نامی ایرانی بہت پیش پیش ہے۔ وہ وہاں ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہے اور کافی مشہور شخصیت کا حامل ہے، وہ اس سے پہلے بھی کئی بار ایران اسرائیل کے درمیان معاملات طے کرا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں مجلہ کو ایک تار کا بھی پتہ چلا ہے جس میں "علی راغبیان" نے ایرانی سفارت خانہ کو اسلحہ کی قیمت کمپنی کے دفتر کے بجائے اس کے ڈائرکٹر جنرل اندراسی زینی کو بھیجنے کی ہدایت کی ہے جن کا پتہ ۱۰۔ ای ھوف شاسی اسٹریٹ روغ ایوریخ ہے۔

مجلہ کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ راغبیان نے جس سودے کا ذکر کیا ہے وہ انجام تک نہ پہنچ سکا۔ اور غالباً آخر میں یہ طے ہوا کہ اسلحہ کی سپلائی کا وہ راستہ جو پہلے طے ہوا تھا بدل دیا جائے وہ اس طور پر کہ سوئزرلینڈ سے دوسرے دارالسلطنتوں میں یہ اسلحہ منتقل کئے جائیں اور وہاں سے ایران منتقل ہوں۔ یہ ایک دھوکہ دینے کی ترکیب تھی جس کی مثالیں گذشتہ دنوں کئی بار سامنے آئیں اور مغربی پریس نے بھی اس کا تذکرہ کیا۔

تیسرا ایرانی وفد جو لندن پہنچنے والا آخری ایرانی وفد تھا۔ کرنل کافیانی شمس نظافت پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ "فرانٹ فوٹ" گئے۔ جہاں ان کی ملاقات کرنل "امامی" سے ہوئی جو ایرانی فوج میں خریداری کے شعبہ کے صدر ہیں۔ اس وفد کے مقاصد اور ان کے طے کئے ہوئے سودے کی تفصیلات ابھی معلوم نہ ہوسکیں۔

اسلحہ کی قیمت کی ادائیگی ایران اور سوئزرلینڈ کی کمپنیوں کے درمیان سہ طرفہ ہوتی ہے۔ جس میں ایران کا کمرشل بینک اور برطانیہ کا نیدلینڈ بینک اور سوئزرلینڈ کا کریڈٹ سوئز بینک جس کا مرکز زیوریخ میں ہے، شامل ہوتا ہے اس سودے میں سوئزرلینڈ اور اسرائیل دونوں کے اسلحہ شامل ہوتے ہیں۔

گذشتہ عرصہ میں ایران نے سوئزرلینڈ کی پارلیمنٹ کے اس فیصلہ سے فائدہ اٹھایا تھا جس میں ایران کے ساتھ اسلحہ بیچنے کی اجازت دی گئی تھی۔ حالانکہ اس سے پہلے دونوں کے درمیان صرف دواؤں کی خرید و فروخت ہوتی تھی، اس سودے کے نتیجہ میں ایران کو امریکہ کے ہرکولیس سی ۱۳۰ کے ٹرانسپورٹ جہاز کے فاضل پرزے اور راکٹ کی بیٹریاں اور ۱۰۶ نمبر کی توپیں اور راکٹ مارنے والی الکٹرانک مشینیں حاصل ہوں گی۔



بقیہ: مجلس ذکر (کویت)

وجہ سے انسان کو اشرف المخلوقات کا شرف حاصل ہوا۔ ورنہ جو انسان خون کے لوتھڑے سے بنایا گیا۔ ناپاک پانی کے قطروں سے بنایا گیا جو ماتھے سے مکھی نہیں اڑا سکتا جب پاؤں پر کھڑا ہوتا ہے تو خدا کا مقابلہ کرنے پہ اُتر آتا ہے، نمرود اور فرعون بن کر خدائی کا دعویٰ کرتا پھرتا ہے۔

نفس کی پہچان

خدا نے فرمایا۔ اے انسان! یہ ساری کائنات تیرے لئے مسخر کر دی گئی ہے اور یہ تیرے لئے آیات ہیں نشانیاں ہیں، ان پر غور و فکر کر، اپنی حقیقت پر غور کر۔ یہ سب کچھ تیرے لئے خدا نے مسخر کیا ہے ورنہ تیری حقیقت کیا ہے۔ اپنے نفس کو پہچان تاکہ تو اپنے رب کو پہچان سکے۔

پس دوستو! ہم بہت ہی کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہمیں انسانوں میں پیدا کیا اور پھر امت محمدیہ میں پیدا کرکے ہم پر مزید احسان فرمایا اس احسان پر جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے شکر گذار بندوں میں شامل فرما کر دنیا اور آخرت میں سرخرو

کویت میں مجلس ذکر، ۷ جنوری ۱۹۸۳ء

ترتیب و تحریر: سلیم انور شیرازی (کویت)

آدم (علیہ السلام) نے عرش الٰہی پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری

مجلس ذکر (کویت) میں مولانا احمد علی سراج مدظلہ کا روح افزاء خطاب

کویت (بذریعہ ڈاک) جانشین شیخ التفسیرؒ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کی اجازتِ خاص سے کویت میں مجلس ذکر کے انعقاد کا سلسلہ جب سے محترم حاجی باقر علی صاحب نے جاری کیا ہے ۷ جنوری ۱۹۸۳ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب اسی سلسلہ میں مجلس ذکر منعقد ہوئی ــــ گناہگار راقم الحروف کو اس مجلس میں شرکت کی سعادت برادرِ مکرم جناب زاہد جاوید انور صاحب کے اطلاع دینے پر حاصل ہوئی۔

حاجی باقر علی ظفر صاحب نے مجلس کے انعقاد سے پہلے ذکر کا طریقہ حاضرینِ مجلس کو سمجھایا اور اس کے مطابق روشنی گُل کر کے سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر لا الٰہ الا اللہ کی تسبیح، پھر الا اللہ کی تسبیح، پھر اللہ کی تسبیح پھر مراقبہ میں اللہ کے اسم ذات کی قلب پر ضربیں، قلب جاری کرنے کے لئے ہوئیں ــــ اور

اس کے بعد صاحب قرطاس و حلم مجسمۂ علم و فضل محترم مولانا احمد علی سراج صاحب مدظلہ نے حاضرینِ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"عزیز بھائیو، دوستو اور بزرگو! اللہ رب العزت کی ذات نے ساری کائنات کے نقشے کو جو ہمیں نظر آ رہا ہے، جگمگاتے ستارے، ساتوں آسمان، چاند، سورج، زمین کے نظامہائے قدرت جماداتی ہوں یا حیواناتی، عرش تا بشیٰ سب کو چھ دنوں میں مکمل کیا پھر عرش کو قائم کیا۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے ارادے سے پہاڑ، سمندر، ندی، نالے، شجر، حجر، چاند، سورج غرض سارے نظامِ کائنات کو چھ دن میں وجود میں لایا اور پھر ساری انسانیت کی روح کو بھی پیدا کر دیا۔

جنّت کا مستحق کون ہے؟

اب اللہ تعالےٰ نے اپنی ساری مخلوق کے سامنے جنّت کا نقشہ پیش فرمایا۔ جنّت کے اس نقشے کو دیکھ کر سورج، چاند، ستارے، آسمان، زمین، فرشتے، غرض پوری مخلوق نے کہا کہ اے اللہ! اس جنّت کے مستحق تو ہم ہیں۔ اس تمام مخلوق نے فرشتوں سمیت درخواست پیش کی کہ ہم اس جنّت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ خدا نے فرمایا کہ اس جنّت کا مستحق وہ ہوگا جسے مَیں اپنا خلیفہ بناؤں گا۔

سب نے کہا کہ اے اللہ! ہم اپنے آپ کو خلیفہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

اب اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق کے سامنے جہنّم کا نقشہ پیش فرمایا۔ اور فرمایا کہ تم میں سے جو میری نافرمانی کرے گا اسے اس جہنم میں پھینکا جائے گا۔ اس پر آسمان زمین، چاند، سورج غرض ساری مخلوق نے اپنی درخواست واپس

لے لی کہ ہم اس لائق نہیں ــــ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اب خلیفہ بننے کی درخواست کون پیش کرتا ہے۔ پہاڑوں نے سورج نے، چاند ستاروں نے، آسمان نے، زمین نے سب نے ہاتھ جوڑ دئیے کہ ہم اس لائق نہیں۔ اس پر انسانی روح نے عرض کی کہ مَیں اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے حاضر ہوں۔ لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مضمون کو اس شعر میں بیان کیا ہے ؎

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

آدمؑ کی تخلیق

ایک حدیث نبوی میں ہے کہ جب ساری مخلوق نے کہا کہ یہ کیسے خلیفہ بنے گا۔ خدا نے کہا مَیں نے انسان کو منتخب کر لیا ہے۔ کائنات کا سارا نظام محض ارادۂ الٰہی سے قائم ہو گیا۔ لیکن انسان کا خمیر مٹی سے بنا اور خدا نے اپنے دو ہاتھوں سے آدم کو بنایا۔ حالانکہ دوسری کائنات اور مخلوق کی طرح انسان کو بھی محض ارادہ ہی سے پیدا کیا جا سکتا تھا لیکن انسان کو خلیفۃ اللہ فی الارض کا مقام بھی دیا جس پر فرشتوں نے کہا کہ انسان دنیا میں فساد برپا کرے گا، خون خرابا کرے گا۔ اس لائق تو ہم ہیں۔ کہ جن کی فطرت میں گناہ شامل نہیں ہے۔ ہم ہر لحظہ تیری تسبیح تقدیس اور حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ انسان کی تخلیق کے لئے جبرئیلؑ کو بھیجا کہ زمین سے خمیر لاؤ۔ زمین نے ہاتھ جوڑ کر کہا مَیں انسان کی تخلیق میں شامل نہیں ہونا چاہتی۔ فرشتے نے کہا یہ خدا کا حکم ہے۔ اس نے خمیر اٹھایا اور خدا کے حضور پیش کیا۔ اللہ تعالےٰ نے آدم کا نقشہ بنایا۔ چہرہ ہاتھ ناک بنایا اور انسان کو یہ شرف بخشا کہ اسے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ اسے اپنا خلیفہ بنایا۔ اسے بہترین سانچے میں ڈھالا۔ پھر اس میں اپنی روح پھونکی پھر اسے کائنات کی تمام چیزوں کے نام بتائے۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ سب فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے تکبّر اور انکار کیا۔ پس اسے کافروں میں ٹھہرا دیا گیا۔ اس نے کہا مَیں آگ سے بنا ہوں آدم مٹی سے لہٰذا مجھے اس پر فوقیت حاصل ہے۔

حوّا کی پیدائش

پھر خدا نے آدمؑ کو جنت میں بھیجا اور اس کی پسلیوں سے حوّا کو پیدا کیا۔ آدمؑ کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا۔ آدمؑ کی پسلی سے عورت کو پیدا کیا۔ گویا اللہ تعالےٰ چاہے تو ماں باپ کے بغیر پیدا کر سکتا ہے۔ چاہے تو عورت کے بغیر پیدا کر سکتا ہے۔ چاہے تو باپ کے بغیر پیدا کر سکتا ہے جیسے حضرت عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے مریمؑ کے بطن سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ سب قدرتوں کا مالک ہے۔

جب آدمؑ کو جنّت میں ٹھہرایا تو ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کر دیا۔ کہ یہ شجر ممنوعہ ہے اس کے قریب نہ جانا۔ باقی ہر نعمت کھا سکتے ہو حتیٰ کہ آدم اس درخت کے قریب پہنچ گئے اور اس کا پھل جونہی چکھا آدم و حوّا دونوں ننگے ہو گئے۔ اور جنّت سے زمین پر ایک دوسرے سے جدا جدا پھینک دئے گئے۔ چالیس برس تک وہ روتے رہے اور اپنی بھول کی معافی مانگتے رہے۔ ایک حدیث کے مطابق حضرت آدمؑ نے چالیس سال تک آنسو بہائے

انسان کی حقیقت

اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کی حقیقت بیان کرنے کے لئے یہ قدرت دکھائی کہ کبھی فرشتے آدمؑ

کو سجدے کرتے ہیں کبھی اسی آدمؑ کو ننگا کرکے زمین پر اتار دیا جاتا ہے کیا یہ آدمؑ کی غلطی تھی، بھول تھی، نہیں وہ تو پیغمبر تھے ۔ پیغمبر سے غلطی کا تصوّر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ ہم آدمؑ کو زمین پر خلیفہ بنانے والے ہیں، جنّت میں نہیں۔ اس لئے آدم کو زمین پر آنا ہی تھا۔ لہٰذا اس سے خدا نے خود بھول کرائی اور ننگا کرکے زمین پر اتار دیا تاکہ اسے اس بات پر غرور نہ ہو جائے کہ اسے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ آدم کو اپنی حقیقت یاد دلائی کہ اے انسان! ہم نے تمہیں ناپاک خون کے قطرے سے پیدا کیا۔ ہم نے انسان کو سب سے زیادہ ضعیف پیدا کیا بلّی کے بچے، بھینس کے بچے، اونٹنی کے بچے پیدا ہوتے ہی سب کام کرنے لگتے ہیں لیکن انسان کا بچہ اتنا کمزور ہے کہ ماتھے پر سے مکھی بھی نہیں اڑا سکتا۔

محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ

حضرت عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ چالیس برس تک رونے کے بعد آدمؑ نے خدا سے عرض کیا کہ یا اللہ! مَیں تجھے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ دیتا ہوں میرے گناہ معاف فرما دے۔ اللہ تعالےٰ نے اس پر آدمؑ کو معاف کر دیا۔ لیکن آدمؑ سے پوچھا کہ تم نے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسے پہچانا —؟ آدم علیہ السلام نے کہا کہ اگرچہ پہلا انسان اور پہلا رسول میں ہوں لیکن جب تونے مجھے پیدا کیا۔ اور مَیں نے آنکھیں کھولیں تو عرشِ معلّٰی پر مَیں نے لا الٰہ الاّ اللہ محمدؐ رسول اللہ لکھا ہُوا دیکھا مَیں نے سمجھا کہ اگرچہ پہلا انسان مَیں ہوں لیکن خدا کے بعد مقام ہے تو محمدؐ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ میرے بعد محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقام ہی نہیں بلکہ اگر محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتا تو مَیں تجھے پیدا ہی نہ کرتا، یہ دنیا ہی نہ بناتا۔ لولاک لما خلقت الافلاک بلکہ اپنی ربوبیت بھی ظاہر نہ کرتا ——— انسان کو یہ مقام اشرف المخلوق ہونے کا صرف محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بدولت حاصل ہُوا ؎

نطق نے بوسے میری زباں کے لئے
جب زباں پر محمدؐ کا نام آ گیا

درود شریف کی فضیلت

ایک روایت کے مطابق جب آدم اور حوّا کو معافی ملی۔ تو اللہ تعالےٰ نے انہیں جنت کا لباس بھیجا اور کہا کہ اب انسانیت کا آغاز کرو۔ پھر جبرئیلؑ کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ جب تک مہر ادا نہ کرو اس وقت تک جمع نہ ہونا۔ آدمؑ نے عرض کیا، مہر کیا ہوتا ہے؟ اور مہر میں کیا ادا کروں؟ جبرئیل نے کہا کہ اے آدمؑ! تیرے مہر کی ادائیگی یہ ہے کہ تُو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس مرتبہ درود بھیج چنانچہ سارے پیغمبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے سبب ہیں — حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت اسماعیل ذبیح اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ کے لقب سے حضورؐ ہی کی بدولت نوازے گئے۔ خواجہ حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے ؎

حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تُو تنہا داری

معجزاتِ انبیاءؑ

یوسفؑ کا حُسن تو حضور علیہ السلام کے حُسن کا ایک پرتو تھا۔ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حسن و جمال جمالیت میں اجمل، کمالیت میں اکمل ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے معجزات یوسفؑ کا حُسن حضور علیہ السلام کے کمالات میں سے تقسیم کئے گئے پیکرِ حُسن تو حضورؐ تھے جن کی

(باقی ص ۲۳ پر)

پاکستان سُنّی کونسل

تعارف، اپیل، قرار دادیں

گذشتہ ربیع الاوّل میں پاکستان سُنّی کونسل کراچی کے زیر اہتمام مشہور تاریخی مقام خالق دینا ہال میں بارہ روزہ محافل سیرت منعقد ہوئیں جن میں کراچی کے خطباء وعلماء بالخصوص خطیب العصر شاہ بلیغ الدین صاحب کے علاوہ لاہور کے متعدد علماء نے بھی شرکت کی جن میں ہفت روزہ خدام الدین کی مجلس ادارت کے رکن مولانا سعید الرحمن علوی شاہ ولی اللہ ساہیؒ کے معتمد مولانا عبدالرؤف بھی شامل تھے۔ آخری اجلاس میں کونسل کے سیکرٹری شیخ محمد یوسف بجلی والا نے یہ رپورٹ پیش کی جس میں جناب مولانا عبدالستار صاحب نیازی کی دعوتِ اتحاد کا بھی ذکر کیا ہے جس کا جواب انتہائی ٹھوس اور مثبت طریق سے ایڈیٹر خدام الدین نے اپنی جوابی تقریر میں دے دیا ساتھ ہی قرار دادیں شامل ہیں ——— فوری طور پر بوجوہ یہ رپورٹ شائع نہ ہو سکی اپنی افادیت کے پیش نظر اب شامل پرچہ ہے ——— (ادارہ)

بزرگانِ محترم، علماءِ عظام، عزیزانِ گرامی و معزز سامعین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج پاکستان سُنّی کونسل کے زیر اہتمام خالق دینا ہال کراچی کے اس تاریخی مقام پر منعقدہ اس سال کی بارہ روزہ محافل سیرت کی یہ اختتامی محفل ہے۔ میں جملہ اراکین وعہدہ داران پاکستان سُنّی کونسل کی جانب سے اور خود اپنی جانب سے اُن تمام معاونین، محبین، محسنین کے علاوہ اُن تمام مکاتبِ فکر کے علماءِ کرام اور دانشوروں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہُوں جنہوں نے مقامی طور پر یا دُور دراز کے سفر کرکے ان محافل کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔

برادرم محترم میری اور میرے رفقاءِ کار کی تمنا یہ ہے کہ میں آج کی اس محفل میں واضح الفاظ میں سُنّی کی تشریح پیش کروں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اوّلاً یہ دیکھیں کہ جب رحمتِ عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم منصب نبوت پر فائز ہوتے ہیں تو اس وقت پوری دنیا کو کفر و شرک کے اندھیرے نے ڈھانپ رکھا تھا۔ اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر کھڑے ہو کر اعلان نبوت فرمایا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی چچا عبدالعزیٰ جس نے محمد بن عبداللہ کی پیدائش کی خوشی میں اپنی ایک باندی ثویبہ کو غلامی سے آزاد کیا تھا۔ یہ وہی چچا ہے جس کو عرفِ عام میں ابولہب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، کہا کہ تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں، کیا تو نے ہم کو صرف اس کے لئے جمع کیا تھا۔ کہ تو ہم کو صرف ایک اللہ کی پرستش کی دعوت دے، ہم تیری کوئی بات سُننے کے لئے تیار نہیں، اور اس کے ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف دینا شروع کیں۔ نتیجتاً سورت لہب نازل ہوئی۔ اور اس کی موت جس عبرتناک طریقہ پر واقع ہوئی، وہ تاریخ کے صفحات پر موجود ہے۔

یہ وہ وقت ہے کہ جب مردوں میں سے سیدنا عبداللہ بن ابی قحافہ جن کو دنیا ابوبکر صدیقؓ کے نام سے موسوم کرتی ہے، نے محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کو بلا جھجک اللہ کا رسول تسلیم کیا۔ اور دوسروں پر دعوت کا کام بھی شروع کر دیا۔ اور ان کی کوشش سے اہل مکّہ میں سے حضرت خدیجہ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت حمزہ، حضرت عمر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے علاوہ بقیہ تقریباً تمام سابقین اوّلین نے حضرتِ ابوبکر صدیقؓ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔ اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہی کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کیلئے حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کو قابلِ اعتماد سمجھا، اور دونوں نے ایک ساتھ ہجرت کی۔ اور ابوبکر صدیقؓ ہی کو پورے اصحاب رسول میں یہ حیثیت حاصل ہے کہ

قرآن مجید نے ان کے علاوہ اور کسی کو صاحب رسول کا خطاب نہیں دیا۔ اور یہ فضیلت بھی صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے کہ خاندان نبوت کو مکہ سے لانے کے لئے بطور اخراجات پانچ سو درہم حضرت ابورافعؓ اور حضرت زیدؓ بن حارثہ کو دئے۔ تاکہ وہ حضرت ام کلثومؓ، حضرت فاطمہؓ اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سودہؓ کو مکہ سے مدینہ لے آئیں۔ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کی ذات گرامی ہے جنہوں نے زمین خرید کر مسجد نبوی کے لئے عطا کی۔ اور یہ اسلام میں سب سے پہلا وقف ہے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

یہ میں نے صرف ایک صحابی رسول کے متعلق عرض کیا۔ جبکہ قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحیح تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ تمام اصحاب رسول کے کارناموں سے بھرے پڑے ہیں۔ لیکن کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ہم کو ان کے اذکار سے بھی روکا جاتا ہے۔ کیونکہ جب سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو کچھ عرصہ کے لئے امت میں اختلاف نظر آتا ہے۔ امت ان کی شہادت کے باعث تین گروہوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ (۱) شیعان علی (۲) شیعان عثمان اور تیسرا گروہ وہ ہے جنہوں نے علیحدگی اختیار کی۔ اور اس میں باہمی کشمکش کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ اور یہ گروہ اس بات کا منتظر رہا کہ کسی ایک کی خلافت پر اتفاق ہو جائے تو ہم اس کی بیعت کر لیں۔ کیونکہ یہ حضرات اختلاف فی الامت کو گناہ عظیم تصور کرتے تھے۔ اور قرآن مجید نے انتہائی سختی کے ساتھ یہ حکم دیا ہے۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو، اور گروہ در گروہ نہ بن جاؤ۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت حسنؓ نے حضرت امیر معاویہؓ سے بیعت کر لی۔ تو اس تمام گروہ نے ان کی بیعت کی۔ اور اسی وجہ سے یہ سال تاریخ میں عام الجماعت سے مشہور ہے۔ یہ واقعہ ۲۶ ربیع الاول ۴۱ھ کو پیش آیا۔ اس طرح تمام امت ایک بار پھر متحد ہو گئی۔ اسی اتحاد کا نام الجماعت ہے۔ اور اسی سبب سے لفظ اہل سنت والجماعت ہوا۔ اور اسی کا مخفف سُنی ہے۔ اور اسی تعمیل حکم کا نام سنت ہے۔

حضرات امید ہے کہ لفظ سُنّی کی تشریح اچھی طرح آپ کے ذہن نشین ہو گئی ہو گی۔ لیکن ابھی تک ایک بات باقی رہ گئی۔ وہ یہ کہ جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر امت متحد ہو گئی۔ اور منافقین کی ان تمام کوششوں پر پانی پھر گیا جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے شروع کر رکھی تھیں۔ مثلاً دور نبوتؐ میں مسجد ضرار بنانے کی کوشش، دور ابی بکر صدیقؓ میں انکار زکوٰۃ، حضرت عمر فاروقؓ کا قتل، اس کے بعد حضرت عثمانؓ کا قتل، اور پھر حضرت علیؓ کا قتل شامل ہیں۔ تو ان منافقین نے زیر زمین کوفہ میں کام شروع کیا، اور حضرت علیؓ کو خدا کا درجہ دینا شروع کیا۔ لیکن سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں یعنی تقریباً بیس سال تک ان کی کوئی چال کامیاب نہ ہو سکی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی موت کی خوشی میں جعفر کے کونڈوں کے نام سے امت مسلمہ کو زہر ہلاہل پلایا گیا۔

اور جب ۲۲ رجب ۶۰ھ کو امیر معاویہؓ رحلت فرما گئے۔ تو ان کی وفات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش شروع کی۔ جس کے نتیجہ میں سیدنا حسینؓ کی مظلومانہ شہادت واقع ہوئی۔ حالانکہ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے بعد جو اپنے بیٹے کو نامزد کیا تھا۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ان کے بعد یہ سازشیں بار آور نہ ہو سکیں۔

یہاں پر یہ بات صاف اور واضح الفاظ میں کہہ دوں کہ میں نہ کسی فریق کی مخالفت کر رہا ہوں اور نہ ہی موافقت، کیونکہ اس سلسلہ میں قرآن مجید کی واضح اور صاف ہدایت ہے۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ یہ وہ گروہ تھا جو گزر چکا۔ اس کی پوچھ تم سے نہ ہو گی اور نہ تمہاری پوچھ ان سے ہو گی۔ ان دونوں گروہوں میں کون حق پر تھا اس کا فیصلہ تو بارگاہِ الٰہی میں ہو گا لیکن میں جو بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پھر پورے دور بنی اُمیہ میں یہ گروہ کھل کر کام نہ کر سکا۔ بلکہ اپنی تحریک کو زیر زمین چلاتا رہا۔ اور ۱۳۰ھ میں عباسیوں کو امویوں سے لڑانے میں کامیاب ہو گیا۔ ان تمام تفصیلات کو بتانے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اس ایک سو تیس سالہ دور کا آپ جب بھی بغور مطالعہ کریں گے۔ تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ اس دور میں امامت کے وجود کا کوئی تصور نہیں۔ لیکن جب ۱۳۲ھ میں عباسی برسر اقتدار آتے ہیں تو وزیر اعظم کا ایک نیا عہدہ جاری کیا جاتا ہے۔ اور حفص بن سلیمان الکوفی کو اس عہدہ پر مامور کیا جاتا ہے۔ پھر چھ ماہ بعد خالد بن برمک کو جو بلخ کا باشندہ تھا اور وہاں کے سب سے بڑے آتش کدے

"نو بہار" کا نگران اعلیٰ تھا وزیر اعظم مقرر کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دین میں نئے نئے رخنے پیدا ہونے شروع ہوئے۔ تو دین کی حفاظت کے لئے علماء دین کو میدان میں کودنا پڑا۔ جن میں امام نعمان بن ثابت جنہیں ہم اور آپ ابو حنیفہؒ کے نام سے جانتے ہیں، نے کام شروع کیا۔ اس کے بعد امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے اسماء گرامی مشہور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات مصائب اور ابتلا کا شکار ہوئے۔

یہ خیال رہے کہ یہ تمام آئمہ نہ تو کوئی نیا دین لے کر آئے تھے۔ اور نہ ان میں سے کسی نے اپنے معصوم عن الخطا ہونے کا اعلان کیا۔ بلکہ ہر ایک نے یہی کہا کہ ہمارا اجتہاد اور ہماری رائے کتاب وسنت کے خلاف نظر آئے تو اسے رد کر دیا جائے۔ ان تمام کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان سازشیوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور اسلام عجمی آمیزش سے پاک رہا لیکن یہ سازشی زیر زمین اور اندرون خانہ کام کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ۳۳۰ھ میں بنی بویہ نے عراق اور بغداد پر قبضہ کر لیا۔ اور انہوں نے کھل کر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تبرا شروع کیا جو آج تک جاری ہے۔ حالانکہ شیعوں کے نائب الامام علامہ حسن بروجردی اور علامہ حسین کاشف الغطاء کا فتویٰ ہے کہ شیعہ کے لئے تولا تو ضروری ہے لیکن تبرا ضروری نہیں۔

حضرات چودہ سو سالہ تاریخ کو بیان کرنا آسان نہیں ہے۔ یہ تو میں نے آپ کی معلومات کے لئے صرف چند نکات بیان کئے ہیں۔ تاکہ آپ کے علم میں کچھ باتیں آ سکیں، اب میں برصغیر کی طرف آتا ہوں۔ یہاں ۱۹۲۱ء تک نہ کوئی دیوبندی ہے، نہ کوئی بریلوی، اور نہ کوئی اہل حدیث، ہاں شیعہ اور سُنی ضرور ہیں۔ میں انتہائی تکلیف کے ساتھ آپ کو یہ بات بتا رہا ہوں کہ جن مدارس کی بنیاد اس لئے رکھی گئی تھی کہ غلامی کے بعد کہیں مسلم قوم کے اندر جذبۂ جہاد ختم نہ ہو جائے۔ اب وہی مدارس نہ صرف مسلکوں میں تبدیل ہو گئے۔ بلکہ بنیادی اختلافات نہ ہونے کے باوجود آپس میں فروعی اختلافات پر ایک دوسرے کو کافر کہنا شروع کر دیا۔ اس تفریق کا جو نتیجہ ظاہر ہونا تھا وہ ظاہر ہو کر رہا۔ کہ آج تقریباً چھیانوے فیصد آبادی چار فیصد کی غلام ہو کر رہ گئی ہے۔ اس سلسلہ میں علامہ عبد الستار نیازی کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ترجمان اہل سنت والجماعت کو انٹرویو دیتے ہوئے کچھ تجاویز بڑے خلوص کے ساتھ پیش کی ہیں۔ ترجمان اہل سنت اکتوبر ۱۹۸۲ء جلد ۱۳ شمارہ ۴۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں دیوبندی فکر رکھنے والے علماء کو مل کر غور و فکر کے بعد کوئی مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنا ضروری ہے۔ تاکہ ہم فروعی اختلافات کے باوجود پھر ایک بار متحد ہو کر اپنے دین و ملک کا دفاع کر سکیں۔ بلکہ ان باطل قوتوں کو جواب دیں جو ہم کو آپس میں لڑانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اور جن کی پوری کوشش ہے کہ وہ پاکستان میں جناب خمینی کا دین لا سکیں۔ یہ وہی خمینی صاحب ہیں کہ جنہوں نے یہ کہہ کر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشن کو مکمل نہ کر سکے۔ قرآن مجید کی آیت مبارکہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی نفی کر دی ہے۔ اور جب قرآن مجید کی ایک آیت کی نفی ہو جائے تو پورا قرآن ناقابلِ اعتبار ٹھہرتا ہے جو نہ صرف ہمارے دین کی بنیاد ہے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ کی امانت بھی ہے۔ اگر اس وقت بھی ہم اپنے اختلافات ختم کر کے متحد نہ ہوئے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پھر دنیا کی کوئی قوت اور کوئی دولت آپ کو تباہی اور بربادی سے نہیں بچا سکتی۔ اور اللہ کا یہ قانون ہے کہ جب کوئی قوم احکامات الٰہیہ کو پس پشت ڈال دیتی ہے تو اس کا نتیجہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا۔ اور پھر ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثال بیان کر دی ہے لیکن اکثر لوگوں نے ازراہ کفر اس سے انکار کیا۔

حضرات گرامی مجھے امید ہے کہ آپ میرے معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے اور اپنے مسلکی اختلافات کو بھلا کر ملت کو متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور ان تمام کوششوں اور کاوشوں کو ناکام بنا دیں گے جو ایران سے یہاں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں عوام سے یہ درخواست کروں گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ سے محبت کا دعویٰ اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک آپ کو تمام اصحاب سے بھی دلی محبت نہ ہو، اور آپ قرآن مجید کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ روزانہ کم از کم دس منٹ لازماً تلاوت کریں۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ محافل بھی منعقد کریں۔ تاکہ آپ کو علماء کرام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کے کارناموں سے آگاہ کریں۔

کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ملک میں اصحاب رسول کو بُرا کہنا قانونًا جرم ہے۔ لیکن ہمیں دو فیصد آبادی کی کوئی مجلس ایسی نظر نہیں آتی جس میں تبرا نہ کیا جاتا ہو۔

اب میں حکومت سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہُوں کہ پاکستان سُنی کونسل اپنے سالانہ اجلاسوں میں مسلسل یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ جب حکومت نے شیعوں کے مطالبہ پر ان کی دینیات الگ کر دی ہے تو وہ کونسی مجبوری ہے کہ ہر طرف سے مطالبات کے باوجود ڈگری کلاسوں میں ابھی تک نصاب نہیں کھولا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ بہت سے کالجوں میں سُنی لڑکوں کو اسلامیات پڑھانے کے لیے شیعہ پروفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ سُنی بچوں کو ذہنی طور پر تباہ کر سکیں۔ ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ اس طریقہ کار کو فورًا بدلا جائے اور مستقلاً ایسا انتظام کیا جائے کہ سُنیوں کو سُنی پروفیسر تعلیم دیں۔ اور شیعوں کو شیعہ۔ اس سے ایک تو آپس کی نفرت ختم ہوگی۔ اور دوسرے ہم سب مل کر اس ملک کی ترقی کے لیے کام کر سکیں گے۔

برادران گرامی قدر۔ اب میں آخر میں سنی کونسل کے سلسلہ میں کچھ عرض کرتا ہوں۔ اللہ کا شکر ہے کہ کوششوں کے باوجود کونسل نے اس مرتبہ پھر یکم محرم الحرام کو اسلامی ہجری سال نو کے مبارک بادی کے کارڈ بانٹے۔ اور محرم میں ایک کتابچہ رسومات محرم الحرام تقسیم کیا۔ ظاہر ہے کہ یہ کام کسی ایک فرد کا نہیں ہے۔ بلکہ مل کر کرنے کا ہے۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہُوں کہ اللہ کے دربار میں ان محبین، محسنین اور مخلصین کے لئے خلوص قلب کے ساتھ دُعا کریں کہ جو اس ادارے کو کامیاب بنانے میں اپنا مالی، علمی اور جسمانی کام انجام دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کونسل کے وسائل کے مطابق زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔ کیونکہ مالی مجبوریوں کی وجہ سے بہت سے مضامین چھپنے سے رُکے ہوئے ہیں جو بغیر مالی تعاون کے مکمل نہیں ہو سکتے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ میں اپنی تقریر قرآن مجید کی اس آیت پر ختم کرتا ہوں۔ اس پر غور کرنا اب آپ کا کام ہے۔

وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا۔ "اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے خوش حالوں پر احکام بھیجتے ہیں۔ پھر وہ اس میں سرکشی کرتے ہیں تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ کر کے برباد کر دیتے ہیں۔"

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اب میں آپ کی خدمت میں آپ کی منظوری کے لئے چند قراردادیں پیش کرنا چاہتا ہُوں۔

قرارداد ۱: اسلامی نظام برپا کرنے کے لئے یہ قطعی ضروری ہے کہ:۔ پاکستان کی انتظامیہ، افواج، شعبۂ تعلیم ونشر و اشاعت، وزارت امور خارجہ، وزارت امور داخلہ، اور دیگر تمام اجتماعی امور اور شعبہ جات ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہوں جو ـــــ

الف: خاتم النبیین والمعصومین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے لائی ہوئی ہدایت ربانی کے کامل و اکمل اور برحق ہونے پر ایمان بالقلب رکھتے ہوں۔

ب: سرور کونین ؐ کے ہاتھوں ہدایت ربانی کے مطابق قائم کردہ معاشرے کو صالح، برحق، اور قابل عمل تسلیم کرتے ہوں۔ نیز اس کے نافذ کرنے میں مخلص ہوں۔

س: اس معاشرے کی قیادت اعلیٰ یعنی سرکار دو عالم ؐ، آپ کے رفقاء کار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضؓ، حضرت سیدنا عثمان غنی رضؓ، حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضؓ، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضؓ و دیگر اصحاب نبی ؐ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے برحق ہونے پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہوں۔

قرارداد ۲: ہم حکومت اور عوام کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ اس ملک کی ۹۶ فیصد اکثریت اہل سنت والجماعت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ لہٰذا دستور پاکستان میں وضاحت کے ساتھ یہ تصریح کی جائے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مملکتی مذہب صرف اہل سنت والجماعت ہے۔

قرارداد ۳: خلفائے راشدین رضؓ کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں۔

<u>یوم سیدنا صدیق اکبر رضؓ</u>

۲۲۔ جمادی الثانی

<u>یوم سیدنا عمر فاروق اعظم رضؓ</u>

یکم محرم الحرام

<u>یوم سیدنا عثمان غنی رضؓ</u>

۱۸۔ ذی الحجہ

<u>یوم سیدنا علی مرتضیٰ رضؓ</u>

۲۱۔ رمضان المبارک

قرارداد ۴: سول اور فوجی اعزازات، تمغہ، نشان اور اہم جگہوں کے نام (حسب مناسبت) حضرات ابوبکر صدیق رضؓ، عمر فاروق اعظم رضؓ، عثمان غنی رضؓ، علی مرتضیٰ رضؓ، امیر معاویہ رضؓ، خالد بن ولید رضؓ، ابو عبیدہ بن الجراح رضؓ، سعد بن ابی وقاص رضؓ، زبیر بن عوام رضؓ، طلحۃ الخیر رضؓ، اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضؓ وغیرہ کے ناموں سے منسوب کئے جائیں۔

قرارداد ۵: ڈاک کے ٹکٹوں کے ذریعہ متعلقہ سن و تویٔہ کے حوالہ جات کے ساتھ، غزوات بدر و اُحد، فتح مکہ و خیبر، جنگ قادسیہ، اور دیگر اسلامی فتوحات کی یاد تازہ کی جائے۔

قرارداد ۶: صحابہ کرام رضؓ، امہات المومنین رضؓ، اور اہل بیت رضؓ رسول ؐ کی توہین کو تعزیری جرم قرار دینے کے باوجود آج تک یہ قانون روبعمل نہیں آیا۔ اور نا ہنوز اہل سنت والجماعت کی دل آزاری کے لئے نہ صرف اشارۃً وکنایۃً بلکہ صراحت کے ساتھ کھلم کھلا یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں اور ان مجرموں کی پشت پناہی کرنے والوں کا سختی کے ساتھ احتساب کیا جائے۔ اور شیعہ ڈائجسٹ میں مضامین لکھنے والوں اور ان کے چھاپنے والوں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔

قرارداد ۷: نصاب دینیات میں بالخصوص اور تمام نصاب تعلیم میں بالعموم خلفاء راشدین رضؓ، کبار صحابہ کرام رضؓ اور امہات المومنین کی سیرت اور کارناموں کو لازمی قرار دیا جائے۔ اور یہ نصاب صرف اور صرف سُنی علماء اور اسکالرس سے مرتب کرایا جائے۔

قرارداد ۸: ہم حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کافر مطلق عبد مناف ابوطالب کو انبیاء کرام کی طرح علیہ السلام کا خطاب دینے والوں اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضؓ کو شہید کرنے والے مجوسی قاتل ابو لُولُو فیروز کی عقیدت کی مجلسیں منعقد کرنے والوں کو عبرتناک سزاؤں کا مستحق گردانے، اور ان مذموم اور اشتعال انگیز حرکات کا سختی کے ساتھ احتساب کرے۔

قرارداد ۹: ہم حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضؓ کی توہین و تذلیل سے بھری ہوئی خمینی کی کتاب "ولایت فقیہہ" اور اسی طرح کے خمینی کو امام امت بنانے کے پروپیگنڈے پر مشتمل تمام لٹریچر ضبط کیا جائے۔ اور پاکستان میں ایسے لٹریچر کی درآمد و تقسیم کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔

قرارداد ۱۰: وہ تمام جلوس جو چند افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان کی حفاظت پر متعین لاتعداد پولیس کی نفری حفاظتی انتظام کے نام پر دُور دُور تک ٹریفک معطل کر دیتی ہے۔ اس طرح قوم کا قیمتی وقت اور وسائل ضائع ہوتے ہیں۔ جس کا بوجھ لازمًا اس ملک کی ۹۶ فیصد اہل سنت والجماعت آبادی پر پڑتا ہے۔ یہ نام نہاد ماتمی جلوس بالعموم اور دانستہ طور پر معروف ترین علاقوں سے گذارے جاتے ہیں۔ جہاں کثیر ترین سُنی آبادی کو سخت مشکلات پیش آتی ہیں اور جس کے نتیجے میں سُنی، رافضی منافرت کے جذبات پیدا کرائے جاتے ہیں۔ جبکہ یہ جلوس شیعہ مذہب کا جزو بھی نہیں اور ایران تک میں ایسے جلوسوں کا کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ایسے تمام نام نہاد ماتمی جلوس، اور پس پردہ اشتعال انگیز جلوسوں پر فی الفور پابندی لگائی جائے۔ اس کے ساتھ ہی ہم اس بات کی بھی مذمت کرتے ہیں جو اس سال یکم محرم سے خالق دینا ہال کے سامنے قریشی بازار کی دکانیں غیر قانونی طور پر پولیس نے بند کرائیں۔

ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول کے مبارک مہینے میں پبلک مقامات پر لاؤڈ سپیکر کے ساتھ اور پرائیویٹ طور پر لاؤڈ سپیکر کے ساتھ کسی عزاداری کی مجلس کے انعقاد پر اور اس ماہ میں سڑکوں پر کسی ماتمی جلوس کی آئندہ کوئی اجازت نہ دی جائے۔

قرارداد ۱۱: ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ سرکاری ملازمتوں اور تعلیمی اداروں کے داخلوں وغیرہ میں صوبائی اور علاقائی کوٹے کی تقسیم سُنی اور شیعہ آبادی کے تناسب سے ہونی چاہیئے۔ موجودہ طریقہ کار سے اہل سنت افراد کی حق تلفی کی جاتی رہی ہے۔ اور صوبائی و علاقائی کوٹے میں شیعہ افراد کو بھرتی کیا جاتا رہا ہے۔

قرارداد ۱۲: ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ کراچی یونیورسٹی کے شعبۂ اسلامیات میں جو سخت قابل اعتراض بے ربطی ہے اس کو فورًا دُور کیا جائے۔ خود شیعہ مطالبے کے تحت شعبۂ اسلامیات میں شیعہ اور سُنی نصاب علیحدہ کیا گیا تھا۔ مگر دیگر مضامین

(باقی ۲۲ پر)

ایڈیٹر کے نام

مکرم جناب ایڈیٹر صاحب

سلام مسنون! مزاج گرامی

آپ کے مؤقر جریدہ کے توسط سے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب و گورنر پنجاب ملک غلام جیلانی کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو مبینہ طور پر گہری سازش کے تحت قادیانیوں نے اغوا کر لیا ہے۔ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے وہ برآمد نہیں ہوئے جبکہ مقامی لوگوں کو اتنا طویل عرصہ نہ ملنے سے اس شبہ کو تقویت مل رہی ہے کہ مقامی پولیس قادیانی ملزمان سے ملی بھگت کر کے اصل حقائق سامنے نہیں آنے دے رہی۔ آئی جی پنجاب نے دوسری ٹیمیں بھیجیں لیکن وہ مقامی پولیس کے ہاتھوں تنگ آکر ناکام ہو گئے اور انہوں نے اعتراف کیا کہ مقامی پولیس کے ہوتے ہوئے ملزم برآمد نہیں ہوں گے۔ مقامی قادیانی چند لوگوں کو شامل تفتیش کیا ہے لیکن وہ آکر پولیس کے سامنے کرسیوں پر براجمان ہو کر سگریٹ پیتے رہتے ہیں۔ پھر سلام کر کے دوسرے دن آنے کا وعدہ کر کے گھر چلے جاتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ محمد اسلم قریشی کے اغوا کے بعد پورا ملک پریس سٹیج کے ذریعہ قادیانی جماعت اور اس کے سربراہ مرزا طاہر احمد پر الزام لگا رہا ہے کہ اسلم قریشی کے اغوا میں ان کا ہاتھ ہے۔ محمد اسلم قریشی کے اغوا کے سلسلہ میں کنونشن کے ذریعہ مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا، فیصل آباد، گوجرانوالہ ڈویژن کے مختلف مکتب فکر کے ایک ہزار سے زائد علماء کرام نے الزام لگایا ہے کہ اس جرم میں مرزا طاہر احمد ہیڈ آف دی جماعت ربوہ اور قادیانی جماعت ملوث ہے مگر آج تک انہوں نے اس کی تردید نہیں کی جس سے اس شبہ کو تقویت ملتی ہے کہ انہوں نے محمد اسلم قریشی کو قتل کر دیا ہے۔

صدر گرامی قدر — اگر نواب محمد احمد خان کے قتل میں ذوالفقار علی بھٹو اسلام آباد میں بیٹھ کر ملوث ہو سکتا ہے تو مرزا طاہر احمد ربوہ بیٹھ کر سیالکوٹ میں محمد اسلم قریشی کے اغوا و قتل میں کیوں نہیں شامل ہو سکتا اس کو جب تک شامل تفتیش نہیں کیا جاتا محمد اسلم قریشی کے اغوا و قتل کے حقائق سامنے نہیں آئیں گے۔

صدر گرامی ذی وقار — محمد اسلم قریشی کا قتل، چوہدری ظہور الٰہی یا ظہور الحسن بھوپالی کا قتل نہیں یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مبلغ کا قتل ہے۔ آنجناب کی ذات گرامی اس مسئلہ سے متعلق امت مسلمہ کی ذاتی وابستگی سے خوب آگاہ ہے۔ اس وقت پورا ملک اس المیہ کے درد و رنج میں سسکیاں لے رہا ہے۔ محمد اسلم قریشی کے معصوم بچے آنجناب کی ذات گرامی سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ہمارا ابو کہاں ہے؟

ایک مبلغ اسلام کے اغوا و قتل کی یہی صورت حال رہی تو اس ملک میں کسی کی عزت و ناموس محفوظ نہیں جبکہ ملک کے تمام انسانوں کی جان و مال کا تحفظ ملک کے سربراہ کے فرض اولین میں شامل ہے۔

براہ کرم سیالکوٹ کی پولیس و ضلعی انتظامیہ کو تبدیل کر کے یہ کیس کرائمز برانچ کے نیک دل افسروں کے سپرد کریں اور مرزا طاہر احمد کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کریں۔ خداوند کریم آپ کے حامی و ناصر ہوں۔

محمد رمضان علوی

خطیب جامع مسجد گلشن آباد، راولپنڈی

قاری محمد امین

خطیب جامع مسجد ورکشاپی راولپنڈی

مجلس شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

عبدالرؤف ناظم دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت

بقیہ: سنی کونسل

کی طرح ڈگری میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ جب کیمسٹری میں ایم۔ایس سی کرنے والے طالب علم کی ڈگری میں ایم۔ایس۔سی کیمسٹری لکھا جاتا ہے۔ تو ایم۔اے اسلامیات میں ایم۔اے اسلامیات سُنّی نصاب اور ایم۔اے اسلامیات شیعہ نصاب کیوں نہیں لکھا جاتا۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ایم۔اے اسلامیات کی ڈگری میں وضاحت کے ساتھ سُنّی اور شیعہ نصاب کا اندراج ہونا چاہیئے۔

ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ ریڈیو اور ٹی۔وی سے دس محرم الحرام کے دن نبی کریمؐ امہات المومنینؓ اور صحابہ کرامؓ کی توہین و تذلیل پر مبنی شام غریباں کا پروگرام لازمی طور پر بند کیا جائے۔ اور اسلام کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کی اس حماقت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کیا جائے۔

ان تمام قراردادوں کو ہزاروں آدمیوں کے عظیم الشان اجتماع نے متفقہ طور پر

بچّوں کا صفحہ

جب میں سات برس کا ہُوا

السید ابوالحسن علی ندوی (ادارہ)

جب میری عمر سات برس کی ہوئی تو میرے ابا جان نے مجھے نماز کا حکم دیا اس وقت تک میں اپنی امّی جان سے بہت سی دعائیں اور قرآن عزیز کی کئی ایک سورتیں یاد کر چکا تھا۔ میری امّی ہر رات میرے ساتھ گفتگو فرماتیں اور مجھے انبیاء علیہم السلام کے واقعات و قصص سناتیں۔ میں یہ واقعات و قصص بڑی نشاط و رغبت سے سنتا۔

میں نے اپنے ابا جان کے ساتھ مسجد جانا شروع کر دیا (نماز کے وقت) میں بڑوں کی صف کے پیچھے بچوں کی صف میں کھڑا ہوتا اور جب میری عمر کا دسواں برس شروع ہو گیا تو ایک مرتبہ میرے والد صاحب نے مجھ سے فرمایا۔ "اب تمہاری عمر کے ۹ برس پورے ہو گئے ہیں اور تم دس برس کے بچے ہو رہے ہو۔ اب اگر تم نماز چھوڑو گے تو تمہاری پٹائی ہو گی کیونکہ حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا ہے :-

"اپنی اولاد کو جب کہ وہ سات برس کی ہو جائے نماز کا کہو، اور جب دس برس کی ہو جائے تو اس کے لئے ان کی پٹائی بھی کرو۔"

اور میرے ابّا جان ان بچوں کے واقعات سناتے جنہوں نے بچپن میں نمازوں کی محافظت کی اور پھر بڑے ہو کر وہ صاحب عظمت ثابت ہوئے اور ان کی شان بلند ہوئی۔ میں نے عرض کیا۔ ابا جان! آپ کو مجھے مارنے کی نوبت نہ آئے گی اور میں انشاءاللہ نمازوں کی محافظت کروں گا اور الحمدللہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پس میں جہاں بھی ہوتا نماز ادا کرتا۔ جب میں کسی ضرورت سے بازار جاتا یا ویسے کسی کام میں مشغول ہوتا اور نماز کا وقت آ جاتا تو فوراً نماز ادا کرتا۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کو جب بھوک لگتی ہے تو وہ کھانا کھانے سے نہیں شرماتے اور جب کھیل کود کا موڈ ہو تو اس میں مشغول ہو جاتے ہیں تو پھر نماز سے کیوں شرماؤں؟ جب کہ نماز فرض بھی ہے اور مسلمان کے لئے باعث شرف و کرامت بھی!

ایک مرتبہ میں ایک نمائش میں گیا اژدہام بہت تھا۔ عصر کا وقت ہو گیا میں بحمد اللہ وضو سے تھا پس میں کھڑا ہو گیا اور نماز ادا کی۔ لوگ تھے کہ مجھے دیکھتے اور تعجب کرتے میں نے بڑے اطمینان و سکون سے نماز پوری کی اور واپس نمائش کی طرف آ گیا۔ اختتام پر ایک صاحب میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے میرا نیز میرے والد صاحب کا اسم گرامی معلوم کیا اور میری عمر دریافت کی۔ جب میں نے انہیں بتلایا تو انہوں نے میرے ابا جان کے لئے دعائے خیر کی اور مجھے برکت کی دعا دی اور فرمایا کہ میں نے کوئی لڑکا نہیں دیکھا جو اس طرح ہجوم میں نماز پڑھے جبکہ ایسے وقت اچھے اچھے نمازی بھی غفلت سے نماز

(باقی ۲۵ پر)

مرزائیوں کی بیباکی اور جرأت

ارباب اقتدار کے لئے لمحۂ فکریہ

مرزائیوں کے ہفتہ وار پرچے لاہور کی ۱۶ اپریل کی اشاعت میں اسلام کی پکار — مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ کے عنوان کے تحت ایک تحریر شائع کی گئی ہے۔ اسلامی مملکت میں ذمیوں کو یہ اندازِ تحریر اپنانے کی جرأت صرف عمال حکومت کی غلط پالیسیوں اور بے جا رواداری کے باعث ہوتی ہے۔ ذیل میں "لاہور" کی وہ تحریر من وعن شائع کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

اسلام کی پکار

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

لیجئے ذرا دل تھام کہ آج بوریوالہ کے بعد لیہ میں علماء سُو کے جہادِ اکبر اور مقامی انتظامیہ کی کاملاً بے بسی کی ایک اور داستان سن لیجئے۔ "لاہور" کے وقائع نگار خصوصی کی رپورٹ کے مطابق ۳ اپریل ۶۳ء کو جماعت احمدیہ لیہ کے ایک رکن قاضی محبوب حسین صاحب بقضائے الٰہی فوت ہو گئے۔ کسی قسم کی شرارت سے بچنے کے لئے اکابر جماعت اے، سی صاحب سے ملے اور اُن کی اجازت سے ۴ اپریل کو مرحوم کو قبرستان بستی جلو میں دفن کر دیا۔ اسی دوپہر کو مولویوں کا ایک وفد ایس، پی صاحب سے ملا۔ اور نعش کو قبر سے نکالنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے صدر جماعت احمدیہ اور مرحوم کے صاحبزادے کو بلایا۔ احمدیوں کے لئے علیحدہ قبرستان کی بات چلی تو صدر جماعت نے کہا کہ "اگر ہمیں قبرستان کے لئے جگہ دے دی جائے تو ہم آئندہ اپنے مرحومین کو وہیں دفن کیا کریں گے۔ لیکن قاضی صاحب مرحوم کی قبر کو اکھاڑنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ کیونکہ شرعاً یہ فعل گناہ کبیرہ کا حکم رکھتا ہے ۵ اپریل کو اے سی صاحب نے بھی اکابر جماعت کو بلایا اور قبرستان کے لئے جگہ دینے کا وعدہ کرنے کے علاوہ میت کو دوسری جگہ منتقل کرنے کی بات بھی کی۔ مگر انہوں نے اپنا پہلا مؤقف ہی دُہرایا۔ جس پر انہوں نے کہا معنیٰ یا معنیٰ DONE IS DONE آئندہ آپ اپنے مرحومین کو اپنے قبرستان ہی میں دفن کیا کریں۔ جس کے لئے جگہ دی جا رہی ہے — ۷ اپریل کو مولویوں کا ایک وفد ڈپٹی کمشنر صاحب سے ملا۔ جب انہوں نے بھی قاضی محبوب حسین کی نعش کو اکھاڑنے سے اتفاق نہ کیا تو وفد انہیں یہ دھمکیاں دیتا ہوا نکل گیا کہ اگر کل ۸ اپریل کو (بروز جمعہ) دس بجے تک اس نعش کو منتقل نہ کیا گیا تو وہ یہ ثوابِ دارین خود حاصل کر لیں گے — اسی شام ڈپٹی کمشنر صاحب نے صدر جماعت کو بلوایا اور اپنی بعض مجبوریاں بیان کرتے ہوئے کہا۔ اگر صورت حال ایسی کشیدہ ہو جائے کہ ہمیں نعش کو دوسری جگہ شفٹ کرنا ہی پڑے تو آپ ہمیں قبر کھولنے کی رضامندی دے دیں۔ انہوں نے جواباً کہا کہ ہم شرعاً اس فعل کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں اس لئے اس گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ خود کرنا چاہتے ہیں نہ اس میں آپ کو ملوث ہونے کا مشورہ دینگے

اور نہ قبر ہی کی نشاندہی کریں گے۔ جمعہ کو نمازِ مغرب کے بعد مولوی حضرات کی قیادت میں اڑھائی تین سو افراد کا ایک جلوس جماعت احمدیہ کے خلاف بڑے رکیک نعرہ لگاتا ہوا قبرستان کی طرف روانہ ہوا۔ مولوی حضرات اپنے ساتھیوں کو بار بار یہ تلقین کر رہے تھے کہ اگر آج ہم سے اس جہادِ اکبر کی تکمیل میں کسی قسم کی کوتاہی ہو گئی تو پھر یہ جہاد اکبر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ اس وقت وہاں سو کے قریب پولیس ملازم ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) اور اے سی صاحب بھی موجود تھے۔ یہ سرکاری حکام ان مولویوں سے اس درجہ مرعوب ہوئے کہ ان سے ۸ بجے تک میت وہاں سے نکال لینے کا وعدہ کر لیا اور پھر تدفین کے پانچ دن بعد ۹ اپریل کی درمیانی شب کو انتظامیہ نے قبر اکھاڑ کر دوسری جگہ منتقل کر دیا۔"

ہم بصد جبر واکراہ یہ کہانی دُہرا رہے تھے اور مظلوم اسلام کی یہ پکار ہمارے کانوں میں بدستور گونج رہی تھی۔ "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ"۔ اور اے ابنائے وطن! اب آپ ہی بتائیں جب انتظامیہ بوجوہ علماء سُو کے ہر ناجائز اور خلاف اسلام مطالبے کو تسلیم کر لینے پر مجبور ہو تو ہم وطن عزیز کی اس معزز و محب وطن مذہبی جماعت کو (امن پسندی جس کا بنیادی مسلک ہے) اس کے سوا اور کیا مشورہ دے سکتے ہیں کہ جب تک ملک میں صحیح معنوں میں قانون کی حکمرانی قائم نہیں ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے پاس بلائے جانے والے بندوں کی نعشوں کو آئے دن کی بے حرمتی سے بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ چونکہ ملک کے ہر شہری کی تدفین کے لئے جگہ مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے اس لئے جن شہروں، قصبوں اور دیہات میں جماعت احمدیہ کے اپنے قبرستان نہیں ہیں اور وہاں انہیں حکومت نے بھی قبرستان کے لئے جگہ نہیں دی۔ وہ ان شہروں، قصبوں اور دیہات میں اپنے مرحومین کی تکفین اور نماز جنازہ کے بعد نعش کو مقامی حاکم اعلیٰ کی اقامت گاہ پر رکھ آیا کریں۔ پھر وہ اسے مولوی حضرات کے فتوؤں کی روشنی میں جہاں چاہیں دفن کریں کرائیں۔ اللہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔ ہم بھی کیسی اسلامی مملکت بنا رہے ہیں جس میں زندہ تو زندہ مردے بھی اپنی قبروں میں آرام سے لیٹے نہیں رہ سکتے۔

بقیہ: بچوں کا صفحہ

چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی اس گفتگو سے مَیں نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اپنے ابّا حضور کا شکریہ ادا کیا۔

مَیں جب مسافر ہوتا ہوں تب بھی بحمداللہ نماز نہیں چھوڑتا جب کہ مَیں نے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو مقامی طور پر تو نماز پڑھتے ہیں لیکن سفر میں نماز ترک کر دیتے ہیں۔ صحت میں نماز پڑھتے اور بیماری میں چھوڑ دیتے ہیں جبکہ نماز کسی حالت میں بھی ساقط نہیں ہوتی۔

اور مَیں ایسے بھی بہت سے لوگ دیکھتا ہوں جو نماز سکون و طمانیت کے ساتھ ادا نہیں کرتے اور بہت ہی جلدی اس کو نمٹا دیتے ہیں اور مجھے یاد نہیں پڑتا کہ ان چار سالوں میں مَیں نے دانستہ کوئی نماز ترک کی ہو۔ ہاں خدانخواستہ مَیں سو جاؤں یا بھول جاؤں تو جونہی یاد آتی ہے یا بیدار ہوتا ہوں، اسی وقت اس کی ادائیگی کی فکر کرتا ہوں (اور یہی مسئلہ ہے کہ سونا اور بھولنا معاف ہے لیکن اس کے بعد قضا میں تاخیر بھی ناپسندیدہ ہے)۔ مَیں اللہ تعالیٰ سے توفیق و ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں۔

درس قرآن

مولانا

میاں محمد اجمل قادری

ہر جمعۃ المبارک کو بعد نماز مغرب

خصوصی درس قرآن

دیا کریں گے۔

چنانچہ جمعۃ المبارک ۲۲ر اپریل کو جامع مسجد شیرانوالہ میں

قرآنی دستور انقلاب

پر درس ارشاد فرمائیں گے

اعلان داخلہ

مدرسۃ الفیصل للبنات ۳۷، اے ماڈل ٹاؤن میں طالبات کا داخلہ شروع ہو چکا ہے داخلہ ۵ر مئی تک جاری رہیگا خواہشمند طالبات کو فوراً درخواستیں بھیجنے کو کہا گیا ہے درخواستیں بھیجتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں:۔

۱۔ یہ کہ اگر فاضلات (یعنی درس نظامی کے مختصر کورس) میں داخلہ لینا چاہتی ہیں تو کم از کم میٹرک تعلیم شرط ہوگی۔ اس کورس کی مدت صرف دو سال ہے۔

۲۔ حفظ ناظرہ میں داخلہ لینے والی طالبات کے لئے میٹرک وغیرہ کی کوئی شرط نہیں ہوگی۔

(نوٹ) مستحق اور نادار طالبات کی رہائش، خورد ونوش وغیرہ کا جامعہ کفیل ہوگا۔ تاہم صاحب حیثیت طالبات کو بھی رہائش مفت فراہم کی جائے گی۔

الداعی الی الخیر

مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔ فون ۸۵۰۴۸۵

(۶۱۹)

پاکستان میں مستقل امن واستحکام کے لئے

۳ مطالبات

۱۔ تمام مسلمانانِ پاکستان کے لئے ایک قانون فقہ اسلامی ہو۔ فقہ اسلامی سے مراد قرآن وحدیث، خلفائے راشدینؓ وصحابہ کرامؓ کا تعامل ہے۔

۲۔ زکوٰۃ وعشر آرڈیننس سے اہل شیعہ کا استثنےٰ فوری طور پر ختم کیا جائے کیونکہ اس طرح ملک کی عظیم سنی اکثریت کو زکوٰۃ وعشر سے استثنےٰ کے لئے شیعہ عقیدہ اپنانے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے جس کا سنگین ردّعمل ہو رہا ہے۔

۳۔ توہین اللہ رب العزت، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور اہلبیتؓ پر عبرتناک سزادی جائے۔

جامع المنتظر ماڈل ٹاؤن سے شائع شدہ توہین صحابہؓ واہلبیتؓ پر مشتمل کتاب "قولِ مقبول" کے مصنف پر مارشل لاء ملٹری کورٹ میں مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے اور جس پریس میں یہ کتاب چھپی ہوئی ضبط کیا جائے۔

منجانب: مجلس عمل اہلسنت والجماعت پاکستان لاہور

رمضان شعبان ۱۴۰۳ھ

دورۂ تفسیر

داخلہ کے لئے درخواست سادہ کاغذ پر مہتمم مدرسہ قاسم العلوم کے نام تحریر کیجئے

اور

دفتر خدام الدین کو ارسال کرنے سے پہلے اپنے مہتمم صاحب سے تصدیق کروالیں

درخواستیں ۲۸ رجب المرجب تک
دفتر خدام الدین میں پہنچ جانی چاہئیں

ناظم مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور فون ۶۶۹۸۴

منظور شدہ ۱- لاہور بذریعہ چٹھی نمبری ۹/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۲۷-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
محکمہ تعلیم ۳- کوئٹہ بذریعہ چٹھی نمبری ۳۹/۹/۲۰۶۶۷-۹ D.D مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی بذریعہ میمو نمبر G.۴۲/۸۰-۱۵۴۱۰ ۳ مئی ۱۹۶۴ء

حضرت لاہوری کے مشن کی وارث اور امین

انجمن خدام الدین

شیرانوالہ دروازہ لاہور
پہلی چورنگی ناظم آباد، کراچی

بچیوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے ایک انقلابی اقدام

کلیۃ البنات

میٹرک اے، بی، سی، ڈی گریڈ میں کامیاب ہونے والی بچیوں کو

دو سال میں ایف، اے

کے ساتھ ساتھ

منتخب دینی نصاب بھی پڑھایا جائیگا

دستکاری مستقل اور لازمی ہے

دو سال میں اپنی بچیوں کو دینی تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کیجئے اور دارین میں سرخروئی حاصل کیجئے

مزید تفصیلات کے لئے

ناظم انجمن خدام الدین اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور فون ۶۴۹۸۴ (938)